بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 25

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

16 ربیع الثانی 1423 ہجری 17 احسان 1382 ہش 17 جون 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

اخبار احمدیہ

قادیان 21 جون 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

ہمارا کام تو رات دن دُعا تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے

مبلغین کا یہ کام نہیں ہوتا کہ ہر ایک بات پر چڑ کر لوگوں سے متنفر ہوتے رہیں

ملفوظات سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ایک صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی 'حضور! بعض احمدی بھائی ایسے ہیں کہ انہوں نے بیعت کی ہوئی ہے اور اخلاص بھی رکھتے ہیں مگر بعض اقوال اور حرکات اُن سے بیجا ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض ان میں سے احادیث کے قائل نہیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا ''اصل بات یہ ہے کہ سب لوگ ایک طبقہ کے نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ بھی قرآن شریف میں مومنوں کے طبقات بیان کرتا ہے مِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ. (فاطر: ۳۳) کہ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض میانہ رو اور بعض سبقت کرنے والے۔

دوسری یہ بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تو ترقی آہستہ آہستہ ہی کی تھی۔ ایمان میں بھی اور عمل میں بھی .... ترقی ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ ایک سال انسان کچھ کرتا ہے دوسرے سال کچھ لیکن اگر بدظنی کریں تو اس کی مثال یہ ہوگی کہ اگر ایک مریض ہمارے پاس آتا ہے جو کہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہے اور ہم اسے ایک دو دن دوا دے کر نکال دیں اور پورے طور پر لگ کر علاج نہ کریں۔ ہمارا کام تو رات دن اُن کے لئے دعا تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے۔ مبلغین کا یہ کام نہیں ہوتا کہ ہر ایک بات پر چڑ کر لوگوں سے متنفر ہوتے رہیں۔ ابھی یہ لوگ قابل رحم ہیں اور خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کے سامان کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں سب ایک درجہ کے نہیں ہوتے۔ صحابہؓ میں سے بعض اس درجہ کے تھے کہ عنقریب نبی کے مقام پر پہنچ جاویں اور بعض ادنیٰ درجہ کے جیسے دریا میں موتی بھی ہوتا ہے اور مونگا بھی اور سیپ بھی اور دوسری اشیاء مثل سونا اور دوسرے حیوانات کے ایسا ہی جماعت کا حال ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کرکے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

نیک نمونہ سب سے بڑی تبلیغ ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ تمام انسانیت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم کے جھنڈے تلے لے آئیں

شادی کے بعد لڑکیوں کو غربت کے یا حسب نسب کے طعنے دینا انتہائی ظلم کی بات ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے تعلق میں مختلف پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ مئی ۲۰۰۳)

(لندن ۲۳ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْخَبِیْر کے موضوع پر ہی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے سب سے پہلے سورۃ ھود کی آیت نمبر ۲ کے حوالے سے بتایا کہ قرآن مجید کا منبع بھی اعلیٰ ہے۔ وہ حکیم بھی ہے اور خبیر بھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حکیم اسے کہتے ہیں۔ جو موقع کے مطابق کام کرنے والا ہو اس صفت سے یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس کلام کی بھیجنے والی ہستی کے مدنظر نہیں ہے کہ وہ لوگوں میں شہرت یا عزت حاصل کرے بلکہ اس کے مدنظر بنی نوع انسان کا فائدہ ہو۔ پس اس نے کوئی ایسی تعلیم اس میں نہیں دی۔ جو بظاہر خوبصورت ہو لیکن بہ باطن خراب ہو۔ بلکہ اس نے ہر وہ تعلیم جو انسان کے فائدہ کی ہے پیش کر دی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''خبیر۔ کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقت امر سے واقف ہے۔ خبیر کا لفظ اصل حال کی واقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور بواطن امور کے جاننے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ اس صفت کا مالک اندرونی تغیرات پر خاموش نہیں رہ سکتا اور بداعمالی کی سزا کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔'' (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں صرف یہی نہیں بتایا کہ جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے وہ میں دیکھ رہا ہوں بلکہ پہلوں کی بھی خبر دی جن کے انکار کی وجہ سے جو قومیں ہلاک کر دی گئیں اور آئندہ زمانہ میں جو کچھ ہونے والا ہے جو کچھ مسلمان کہلانے والے آنے والے شاہد کے ساتھ سلوک کریں گے اس سے بھی باخبر ہے۔ چنانچہ اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ آپ نے پہلے کے انبیاء کے انکار کرنے والوں کی ہلاکت کا تو غم آپ کو تھا ہی، اپنی امت کا بھی غم تھا کیونکہ امت کی ذمہ داری بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالی گئی تھی۔ آج یہی ذمہ داری آپ کے جانشینوں اور آپ کے ماننے والوں پر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پس آج ہمارا جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب جماعت ہے اور جو

باقی صفحہ (5) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پرورائٹر نگران: بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی خدا کیلئے اسے روکو!

(۳)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ہم اس تعلق میں کچھ اظہار خیال کریں گے کہ کیا مسلم فرمانرواؤں نے ہندوستان کے غیر مسلم باشندوں پر مظالم ڈھائے تھے۔ اور کیا اُن کو اُن کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا تھا۔ اس بارہ میں جب ہم تاریخ ہند پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسلم بادشاہت ہندوستان میں ساتویں صدی عیسوی میں آئی اور مختلف مسلم اقوام سے متعلق ایک کے بعد ایک بادشاہ تخت حکومت پر بیٹھتا رہا اور اُس دور میں اونچی ذات کے ہندوؤں کے علاوہ اس ملک میں کثیر تعداد میں دلت اور شودر بھی تھے بودھ اور جینی بھی ایک قابل ذکر تعداد میں موجود تھے اور جب مغل بادشاہ ہندوستان میں آئے ہیں تو اس دور میں بابا نانک جی بھی ہندو اور مسلم فرقوں میں سدھار میں مصروف تھے۔

قریباً ایک ہزار سال کے اس دورِ حکومت میں ہر بعد میں آنے والے فرمانروا نے پہلوں سے جنگ کر کے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ یہ جنگیں

☆ مسلم بادشاہوں کی مسلم بادشاہوں سے بھی ہوئیں۔

☆ مسلم بادشاہوں کی غیر مسلم راجاؤں سے بھی ہوئیں۔

☆ مسلم بادشاہوں نے حکومت کی خاطر اپنے باپ بیٹوں سے بھی جنگیں کیں۔

☆ ان کی جابرانہ حکومت کی زد میں غیر مسلم سنت اور گورو بھی آئے۔

☆ ان کی جابرانہ حکومت کے شکنجہ میں مسلم صوفی علماء اور مجددین تک بھی آئے۔

چنانچہ مغل حکومت کے بانی ظہیر الدین بابر نے پانی پت کے میدان میں جو جنگیں کی ہیں ان میں بالمقابل کوئی غیر مسلم بادشاہ تو نہیں تھا بلکہ ابراہیم لودھی ایک مسلم بادشاہ تھا جس کے ساتھ یہ جنگ ہوئی تھی۔ ایسی جنگوں کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جنگیں تو مسلم بادشاہوں نے اپنے رشتہ داروں سگے بھائیوں اور باپوں تک سے لڑی ہیں۔ کیا دارا شکوہ اورنگ زیب کا سگا بھائی نہیں تھا جس سے حکومت کی خاطر اورنگ زیب نے لڑائی کی تھی اور کیا شاہجہاں اورنگ زیب کا والد نہیں تھا جس کو اس نے حکومتی اور سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر قید خانے میں بند کر دیا تھا۔

ہمارے سکھ برادر مغل بادشاہوں خاص کر اورنگ زیب عالمگیر کے اُن مظالم کا تذکرہ کرتے ہیں جو انہوں نے بعض گورو صاحبان کے ساتھ کئے اسی طرح ہندو بھائیوں کی طرف سے مسلم بادشاہوں کی طرف مندروں کے توڑے جانے کی باتوں کو منسوب کر کے آج کے مسلمانوں کو نفرت و حقارت اور انتقام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے لیکن جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اگر ان بادشاہوں نے ہندوؤں اور سکھوں سے ایسا سلوک کیا ہے تو کیا تاریخ ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ انہوں نے خود اپنے سگے بیٹوں اور باپوں تک کو نہیں بخشا چنانچہ اگر بابر نے شری گورو نانک دیو جی مہاراج کو جیل خانے میں بند کیا تو انہی بادشاہوں نے اپنے سگے باپوں کو بھی قید میں رکھا ہے چنانچہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے کہ اورنگ زیب نے اپنے سگے باپ شاہجہاں کو قید کیا اپنے سگے بھائی دارا شکوہ سے اس کی جنگیں ہوئیں دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اگر شری گورو نانک دیو جی مہاراج جیسے بزرگ کو بابر کے زمانہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ تو جہانگیر کے زمانہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانا پڑا اور تکالیف کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ بابا نانکؒ کو جیل میں بھجوائے جانے کا بابر کو علم تھا یا نہیں یہ تو معلوم نہیں لیکن جہانگیر نے تو حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کو خود اپنے فرمان سے قید و بند کی صعوبتوں کے لئے مجبور کیا تھا چنانچہ سرہندی صاحب کو آزاد کئے جانے کے وقت جہانگیر نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا "میں نے شیخ احمد سرہندی کو جسے بیہودہ گوئی کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سے قید کر رکھا تھا طلب کر کے آزاد کر دیا"

(تزک جہانگیری مصنفہ نورالدین جہانگیر بادشاہ صفحہ ۳۴۳ الناشر مکتبہ الحسنات دہلی)

تو یہ کہنا کہ مسلم بادشاہوں نے چونکہ ہندوؤں اور سکھوں کو تکالیف دی ہیں اور ان کے بزرگوں کو پریشان کیا ہے تو آج کے معصوم مسلمانوں سے اس کے بدلے لئے جائیں نہایت احمقانہ بات ہوگی۔ اُس دور کے بادشاہ تو بادشاہ تھے راجہ تو راجہ تھے وہ مکمل طور پر ڈکٹیٹر اور اپنی حکومت کو چلانے میں آزاد تھے لہٰذا ان کے خیال کے مطابق ان کی حکومت کے مقابل پر جو بھی آیا چاہے وہ ہندو تھا یا مسلمان انہوں نے اپنی طاقت و اقتدار کے نشہ میں اُن سب سے پورا پورا بدلہ لیا ہے۔

جہاں تک مندروں کے توڑے جانے کا مسئلہ ہے تو مسلم بادشاہوں نے وہ مندر ہرگز اس لئے نہیں توڑے کہ وہ ان مندروں کو توڑ کر وہاں مساجد کی تعمیر کرنا چاہتے تھے ایک بادشاہ کی ایسی سوچ ہو ہی نہیں سکتی خاص طور پر ایسے بادشاہ جو ہر کام محض اپنے دنیوی مفادات کی خاطر کرتے تھے دنیوی مفادات کی خاطر انہوں نے بعض عہدوں پر مسلمانوں کو نظر انداز کر کے ہندوؤں کو اونچے عہدوں پر فائز کر رکھا تھا جہاں تک مندروں کے انہدام کا سوال ہے تو دراصل انہوں نے ایسے مندروں کے مقابلہ پر اپنی طاقت کا استعمال کیا ہے جو ان کی حکومت کے مقابلہ پر آئے یا جن میں ان کی حکومتوں کے باغی پناہ لیتے تھے اس کی مثالیں تو ہم آج کے جمہوریت پسند دور میں بھی دیکھ سکتے ہیں کہ آج کی حکومتیں بھی ہرگز برداشت نہیں کر سکتیں کہ ان کا کوئی مخالف یا اُن کے خیال کے مطابق ان کی حکومت کا کوئی باغی ہو اور وہ اپنے دھرم ستھان میں پناہ لے کر بچ جائے چنانچہ آج کے دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت کی جانب سے گرودواروں۔ مسجدوں اور مندروں پر انہیں انتہا پسندوں سے پاک کرنے کی خاطر حملے کر دئے جاتے ہیں۔ تو اُس دور کے حکمران جو اپنے زمانے کے مطلق العنان بادشاہ تھے ان سے بھلا ایسی باتیں کیسے بعید ہو سکتی تھیں آج یہ کہہ دینا کہ مسلمان بادشاہوں نے مندر اس لئے توڑے تا اُن کو توڑ کر مندروں کو مساجد بنایا جائے ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ باتیں نہایت غلط احمقانہ اور جان بوجھ کر تعصب و نفرت کو پھیلانے والی ہیں۔ بادشاہوں کے متعلق ایسے خیالات ہی احمقانہ ہیں ان کو مندروں سے کیا لینا دینا اور انہیں مساجد سے کیا مطلب وہ تو بس ہر دم یہ چاہتے تھے کہ ان کی حکومتوں پر ذرا سی بھی آنچ نہ آئے اور ان کی حکومتیں وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائیں۔ اس سے ہم صاف سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے خیالات کہ مسلم بادشاہوں نے مندر توڑ کر مساجد بنوائیں سراسر شرارت آمیز اور اشتعال انگیز خیالات ہیں تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے اور دو قوموں کے درمیان لڑائی جھگڑا اور فساد کھڑا کرنے کی مذموم کوششیں ہیں اور بس!

ہاں دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اپنی حکومت کے بعض لوگوں کو خوش کرنے کیلئے یا اپنے کسی غیر مسلم گورنر یا عہدیدار سے خوش ہو کر اپنے مفاد کی خاطر مسلم بادشاہوں نے مندر بھی بنوائے ہیں یا مندر بنوانے کیلئے امدادیں بھی دی ہیں جیسا کہ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مسلم حاکم کسی علاقہ میں ایم ایل اے یا ایم پی ہو اور وہاں کے ووٹوں سے اسے واسطہ ہو تو مسجد بنا دینے یا مسلمانوں کے لئے کوئی کام کر دینے سے نہیں ہچکچاتا چنانچہ اس دور کے مسلم بادشاہوں نے بھی محض اپنے سیاسی مفاد کی خاطر مندر بنوائے مسجدیں بنوائیں۔ مدرسے بھی تعمیر کئے اور پاٹھ شالاؤں کیلئے بھی امدادیں دیں۔ لہٰذا شمال میں سکھوں کی طرف سے مسلم بادشاہوں کے مظالم بتا کر مسلمانوں پر ظلم کرنا یا جنوب میں شیواجی پر اور اورنگ زیب کے مظالم کا تذکرہ کر کے آج کے مسلمانوں کو اس کا قصوروار ٹھہرانا ہرگز عقلمندی نہیں ہے اب یہ ایک فیشن سا بن گیا ہے مسلم بادشاہوں کا تذکرہ کر کے ایسے بیانات آئے دن ہندو انتہا پسندوں کی جانب سے اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آر ایس ایس کے چیف جناب کے سی سدرشن نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ:۔

"ہمارا اصل مقصد رام مندر کی تعمیر ہی نہیں بلکہ ہم ملک کو ایک نیا روپ دینا چاہتے ہیں لہٰذا ملک کے مسلمان نہ صرف مسلم دور حکومت میں ہندوؤں کے ساتھ کئے گئے مظالم کی معافی مانگیں بلکہ اپنے آباء واجداد سے ناطہ توڑ کر رام اور کرشن سے رشتہ جوڑیں اور اپنی ایک ہزار سالہ تاریخی وراثتوں کو بھول کر ایودھیا۔ متھرا اور کاشی کو مرکز عقیدت بنائیں تو اسی میں ان کی خیر ہے" (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 4.8.02 بحوالہ بدر ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

حیرت ہے کہ ایک قوم کے راہنما کہلا کر سدرشن جی نے کیسا حقیقت سے دور اور اشتعال انگیز بیان دیا ہے آج کے مسلمانوں کا مسلم بادشاہوں کے دَور سے بھلا کیا تعلق جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اس دَور کے بادشاہوں نے جبکہ نہ اپنوں کو بخشا نہ پرایوں کو بخشا باپ نے بیٹے کو دبایا اور بیٹے نے باپ کو ذلیل کیا مسلم صوفی سنت بھی ان کی مظالم کی چکی میں پستے رہے تو پھر بھلا آج کے مسلمان بے چارے جو نہ ان بادشاہوں کو جانتے ہیں نہ اُن کا اُن سے تعلق ہے بھلا وہ اس ایک ہزار سالہ دور کی کس طرح معافی مانگیں۔ اگر دراوڑ قوم آریوں سے اور جینی اور بودھ آج کے ہندوؤں سے اپنے بزرگوں پر کئے گئے سابقہ مظالم کی معافیاں منگوانے لگیں تو بس ناکردہ گناہوں پر معافیاں منگوانے کا یہ سلسلہ ختم ہی نہ ہوگا اور جہاں تک رام چندر جی اور کرشن جی سے رشتہ جوڑنے کا تعلق ہے تو مسلمان تو ان کو پہلے ہی خدا کے برگزیدہ اور مہاپرش بلکہ نبی سمجھتے ہیں کیونکہ ان کو قرآن کی تعلیم ہے کہ ہر قوم میں خدا کے نبی آئے اور پھر حدیث میں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ کان فی الھند نبی اسود اللون اسمہ کاھنا" کہ ہندوؤں میں ایک نبی سانولے رنگ

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ جماعت آج پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام واستحکام کے لئے کھڑی ہوگئی۔

اے میرے قادر خدا! تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -فرمودہ ۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء مطابق ۲۵/شہادت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔ (البقرۃ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ آیتِ کریمہ جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب سے تعلق رکھتی ہے۔ گو اس صفت کا بیان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں لیکن ان حالات میں آج کے لئے میں نے اس کو منتخب کیا ہے۔ اس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس پہلو سے آج یہ مضمون بیان کیا جائے گا اور قبولیت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو بیشمار احسان اور فضل فرمایا ہے اس کا ذکر ہوگا۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے:۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

یہاں تو جماعت ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔ پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق دوڑتا ہوا آتا اور ہماری مدد فرماتا۔ الحمد للہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ شاید ہی کبھی کسی مجلس سے اُٹھے ہوں گے کہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کے لئے ان الفاظ میں دعا نہ کی ہو: اے میرے اللہ! تُو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین کے بارہ میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال۔ اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا ہی ہمارا مبلغ علم نہ ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلّط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ وہ دعا کو ردّ نہیں کرتا۔..... قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ﴾ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ نونِ ثقیلہ سے جو اظہارِ تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ ہی ہے۔ اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے، وہ ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ میں ظاہر کیا ہے۔..... الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ آپؐ کے گیارہ بچے مر گئے مگر آپؐ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیوں؟"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲۵ تا ۲۲۶)

پھر فرمایا: "خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

فرماتے ہیں:۔ "اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

فرمایا:۔ "میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو ان کے ہی اَفکار اور رنج، غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۲)

اللہ تعالیٰ مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنّت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا درد مجھے اپنے درد سے بڑھ کر ہو جائے۔ اللہ میری مدد فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں

دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے"۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰)

آپ فرماتے ہیں:۔ ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۱)

پھر آپ نے فرمایا:۔"جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔اس میں بڑی تاثیریں ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ اس دور میں بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کیں۔ اور سب سے بڑھ کر ان دعاؤں سے بھی حصہ دے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے کیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بنایا ہے جس کے نظارے ہم روز کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات نے ہماری کمریں توڑ کر رکھ دیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے طفیل ہی اپنے وعدہ کو پورا فرمایا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (سورۃ النور: ۵۶)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس پیاری جماعت کو کبھی ناشکر گزاروں میں سے نہ بنائے۔

ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منهاج النبوۃ قائم ہوگی ۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

اللہ کرے کہ یہ نعمت تا قیامت قائم رہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل کا ہاتھ کبھی جماعت پر سے نہ اُٹھائے۔ یہ جماعت ہمیشہ شکر گزاروں اور دعائیں کرنے والوں کی جماعت بنی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحمت کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اُس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے"۔(الحکم ۱۴/اپریل ۱۹۰۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔..... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔..... جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔..... ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔(الوصیت ، روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصوۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ﴾ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ ...وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ (رسالہ الوصیت صفحہ ۶)

اب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ محض خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ (بدر۔ یکم فروری ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا، زائل نہیں ہو سکتا، اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی۔ خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کرو گے، میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کامل توحید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد و ثناء کے گیت گایا کرو گے۔ یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا اور مجھے یقین ہے اور جو نظارے ہم نے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجے میں غم کے دھاروں کے علاوہ حمد کے دھارے بھی ساتھ بہہ رہے ہیں اور شکر کے دھارے بھی ساتھ ہی بہہ رہے ہیں ایسے حیرت انگیز ہیں کہ آج دنیا میں کوئی قوم اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ جو جماعت احمدیہ کا مقام اس دنیا میں ہے وہ کسی اور جماعت کا نہیں۔ پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا۔ زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔..... حمد اور شکر کا پہلو ایک ابدی پہلو ہے۔ وہ ایک لازوال پہلو ہے۔ وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا، نہ میرے ساتھ ہے، نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے۔ وہ منصبِ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ و تابندہ ہے۔ اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ تو کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے، صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۲۲/جون ۱۹۸۲)

اس ضمن میں آپؒ نے مزید فرمایا:۔

آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ جو خدا نے آپ کو نعمت عطا فرمائی ہے اور آپ کو معلوم بھی نہیں

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

تھا کہ کیسے عطا ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے سے دوبارہ عطا ہوئی ہے۔ پس اس نعمت کو یاد رکھیں۔ اللہ نے دوبارہ یہ نعمت اپنے فضل سے عطا کی ہے اور نعمت کے سوا دل نہیں باندھے جا سکتے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تصور اپنے میں سے نکال دیں تو آپ میں سے کسی کو دوسرے کی پرواہ نہیں رہے گی اور اس تعلق کو خلافت آگے بڑھا رہی ہے اور وہ تعلق پھر خلافت کی ذات میں مرکوز ہوتا ہے اور پھر آگے چلتا ہے۔(خطبہ جمعہ ۱۰/جون ۱۹۹۰ء الفضل ۷/اگست ۱۹۹۱ء)

آپ نے جماعت کو اجتماعیت کی برکت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"پس وہ خدا کا احسان کہ آپ کو اکٹھے کر دیا آج یہ دوسری صورت میں ظاہر ہوا ہے"۔ الحمد للہ کہ آج ہم نے پھر دیکھا" آج پھر بھائی بنائے گئے ہو لیکن خدا کی قسم اب جو بنائے گئے ہو، انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بنائے رکھے گا تمہیں، اگر تم انکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگیاں بسر کرو گے تو اس نعمت کو کوئی تم سے چھین نہیں سکے گا"۔

(خطبہ جمعہ ۵/اگست ۱۹۹۴ء، الفضل ۲۳/اگست ۱۹۹۴ء)

آپ نے فرمایا تھا کہ:۔

"میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔(الفضل ۲۸/جون ۱۹۸۲ء)

آج ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور یہ جماعت آج پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام و استحکام کے لئے کھڑی ہوگئی اور اخلاص اور وفا کے وہ نمونے دکھائے جن کی مثال آج روئے زمین پر ہمیں نظر نہیں آتی۔ اے خدا اے میرے قادر خدا تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:"میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت کروں گا اور تجھے غلبہ ہوگا۔ اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب ہوگی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا"۔(انوار الاسلام صفحہ ۵۴)

آخر میں میں پھر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ میرے لئے بھی بہت دعا کریں، بہت دعا کریں، بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

کل ایک دوست نے مجھے خط لکھا اور اس میں یہ دعا دی، بڑی اچھی لگی مجھے، کہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر آپ میں خلافت کے منصب کو نبھانے کی صلاحیت نہیں بھی ہے تو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے۔ یقیناً دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی یہ کارواں تمام تر کامیابیوں کے ساتھ آگے انشاء اللہ تعالیٰ رواں دواں رہے گا۔

آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ لیکن اس بارے میں ایک وضاحت میں یہاں کردوں کہ نظام جماعت اور خلافت کا ایک تقدس ہے جو کبھی آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ لوگوں میں بیٹھ کر یہ باتیں کی جائیں کہ اس خلیفہ میں فلاں کمی ہے یا فلاں کمزوری ہے۔ آپ مجھے میری کمزوریوں کی نشاندہی کریں، حتی الوسع کوشش کروں گا کہ ان کو دُور کروں لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے والے کے خلاف نظام جماعت حرکت میں آئے گا اور اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے میری مدد کریں اور پھر ہم سب مل کر اسلام کے غلبہ کے دن دیکھیں۔ انشاء اللہ۔

۞۞۞......۞۞۞

بقیہ صفحہ

(۱)

سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے محبت اور عشق کی دعویدار ہے ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ہم اس عشق کو سچ کر دکھائیں اور امت مسلمہ کو خصوصاً کہ وہ ہمارے محبوب ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور تمام انسانیت کو عموماً آنحضور ﷺ کی حقیقی تعلیم کے جھنڈے تلے لے آئیں۔ اور اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر ہمیں خود بھی اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ اس طرف توجہ دینی ہوگی کیونکہ نیک نمونہ سب سے بڑی تبلیغ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۱، سورۃ الفاطر آیت ۳۲، سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۸ اور سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۴ کے حوالہ سے بھی صفت الخبیر کے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور نے بتایا کہ علامہ فخر الدین رازی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۴ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہر کو جانتا ہے، تمہارے نسب کو جانتا ہے، تمہارے باطن سے باخبر ہے، اس پر تمہارے بھید مخفی نہیں ہیں۔ پس تم تقویٰ کو اپنا عمل بناؤ اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:"مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب بھی ایسے خطوط آتے رہتے ہیں جن میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ ہمیں یا ہمارے عزیزوں کو لڑکیوں کی طرف سے شادیوں کے بعد غربت کے طعنے دئے جاتے ہیں یا حسب نسب کے طعنے دئے جاتے ہیں۔ یہ باتیں تو ایسی ہیں جو شادی کرنے والے کو پہلے سوچ لینی چاہئیں۔ پہلے حسب نسب یا غربت و امارت کا پتہ یا علم نہیں تھا؟۔ انتہائی ظلم کی بات ہے یہ۔ پہلے بھی کسی نے آپ کو مجبور نہیں کیا ہوتا کہ ضرور فلاں جگہ شادی کرنی ہے۔ اپنی مرضی سے، اپنے شوق سے کرتے ہیں تو پھر اس کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کے طعنے یا اس قسم کی باتیں کی جائیں۔ کچھ خدا کا خوف ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ پر قائم کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید میں مذکور بعض پیش خبریوں کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا جن میں اونٹوں کا بیکار کیا جانا، صحیفوں کا بکثرت نشر کیا جانا، نئی نئی سواریوں کی ایجادات کا ذکر خصوصیت سے کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ پیشگوئی بھی ہے ﴿وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾ یعنی آخری زمانہ میں یہ ہوگا جبکہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہوگی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہاں کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں"۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس میں حضور فرماتے ہیں کہ "میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہو کر اونٹ بیکار کئے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر اونٹ بیکار ہو جائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے۔ تب اس وقت ان اونٹوں کی نسبت وہ حدیث جو صحیح مسلم میں موجود ہے صادق آئے گی یعنی کہ "وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا" یعنی مسیح کے وقت میں اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:"ایسا ہی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت اور بھی پیشگوئیاں ہیں۔

پھر حضور نے سورۃ الفیل کے حوالہ سے ترقی یافتہ قوموں کے زوال کی خبر کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح شق القمر کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کی مختلف پیش خبریوں کا ذکر فرمایا جن میں حضرت جعفرؓ اور حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر، صحابہ کے ہاں خوشحالی آنے، مسلمانوں پر دوسری اقوام کے حملہ آور ہونے اور تجارت کے بکثرت پھیل جانے وغیرہ امور کا ذکر ہے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جن میں سعد اللہ لدھیانوی معاند احمدیت کی ہلاکت، کانگڑہ کا زلزلہ اور جماعت کی ترقی اور بادشاہوں کے جماعت میں داخل ہونے کی خبریں شامل ہیں۔

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی حمدہ تسنیم عرف عرشیہ ناز کا نکاح ہمراہ عزیزم خالد احمد نصیر مورخہ 18.5.03 کو بمقام شاہ پور کرناٹک محترم رفعت اللہ صاحب غوری نے پڑھا۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (عبد الغفور شاہ پور کرناٹک)

میرے والد سید حضرت اللہ پاشا صاحب

وہ حصولِ مُراد اور رہنمائی دونوں کیلئے دعا کو یقینی ذریعہ مانتے تھے

سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

سید حضرت اللہ پاشا صاحب ''میرے والد'' سے میری آخری ملاقات ۲۳ فروری ۲۰۰۱ء کو ہوئی جبکہ میں مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا۔ اس ملاقات سے قبل کئی مرتبہ والد صاحب مجھ سے یہ ذکر کر چکے تھے کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہے۔ اور یہ ذکر انہوں نے ہمیشہ بڑے اطمینان اور قرار کے ساتھ کیا۔ ایک سے زائد بار انہوں نے مجھ سے کہا کہ ''بس اب دو سال کی بات ہے''۔ والد صاحب نے اپنی ایک رؤیا کے حوالہ سے جس میں انہیں آسمان پر چار چاند دکھائے گئے تھے اور تفہیم دی گئی تھی کہ یہ نظارہ ان کی عمر کے حوالہ سے ہے مجھ سے کہا کہ ''میری وفات خلافت رابعہ میں ہوگی''۔ ان کی یہ تعبیر سچی ثابت ہوئی۔ انہوں نے چار خلفاء کی روشنی دیکھی۔ حضرت خلیفہ اول کا زمانہ اگرچہ نہیں پایا لیکن آپ کی روشنی سے استفادہ ضرور کیا۔ یہ خواب ایک اور پہلو سے اس طرح بھی پوری ہوئی کہ اپنی آخری علالت کے دوران انہوں نے بیداری میں ایک نظارہ دیکھا اور میری والدہ صاحبہ سے کہا کہ ''مجھے چاروں خلفاء نے آکر بشارت دی ہے''

۲۰۰۱ کی بات ہے مجھے ایک روز خیال آیا کہ والد صاحب کے حالات زندگی ان کے اپنے الفاظ میں قلم بند کرلوں۔ اپنی دلچسپی کی وجہ سے یہ واقعات اس سے قبل بھی میں نے ان سے سنے ہوئے تھے لیکن اس مرتبہ میری خواہش پر وہ بیان کرتے گئے اور میں لکھتا گیا۔ چنانچہ یہ مضمون کسی قدر والد صاحب کے اپنے بیان کردہ حالات و واقعات پر اور کسی حد تک میرے ذاتی مشاہدات اور تاثرات پر مبنی ہے۔

سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی ولادت 1923ء میں ہوئی۔ آپ نے ہندوستان کے شہر بیجاپور کے ایک معروف اور متدین سنی گھرانہ میں جنم لیا۔ آپ نسب کے اعتبار سے حسینی سید تھے۔ اور آپ کے والد کا نام سید صاحب حسینی اور والدہ کا نام حافظ بی بی تھا۔ پاشا آپ کے اجداد کو لقب کے طور پر دیا گیا تھا جو بعد ازاں نام کا حصہ بن گیا۔ ہندوستان میں آپ کے جد اعلیٰ سید محمد مہابری تھے جو ایران کے ایک شہر مہابر سے ہجرت کر کے ہندوستان آکر آباد ہوئے۔

ایک ایسے ماحول میں آنکھ کھولنے کے باوجود جو بنیادی طور پر مذہبی تھا والد صاحب کی طبیعت میں بچپن ہی سے اندھی تقلید کی نسبت منطقی تحقیق کا مادہ غالب تھا۔ والد صاحب کے اس استدلالی مزاج کے سبب میرے دادا کو یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ یہ بے دین نہ ہو جائیں۔ اور اس اندیشہ کا اظہار وہ ان سے کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب میرے والد احمدی ہوگئے تو میرے دادا نے ان سے پوچھا کہ ''آخر کیا وجہ ہے کہ دین کے معاملات میں منطقی فکر رکھنے والے یا تو احمدی ہو جاتے ہیں اور یا پھر دہریہ؟ میرے دادا کے اس سوال میں غالباً یہ اشارہ مضمر تھا کہ احمدیت اور دہریت میں کوئی قدر مشترک ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں ہمارے دادا کے خیالات بہت بدلے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مداح ہوگئے۔ بہر حال ان کے اس وقت کے استفسار پر والد صاحب نے جواب دیا کہ ''جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان نصیب ہو جائے وہ تو احمدی ہو جاتے ہیں۔ اور جنہیں نصیب نہ ہو سکے وہ اس وجہ سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ وہ مروجہ عقائد کو خلاف عقل پاتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا والد صاحب پر یہ احسان عظیم تھا کہ منطقی سوچ کے ساتھ ساتھ انہیں ابتداء سے ذوق دعا بھی عطا فرمایا۔ انہوں نے جوانی بلکہ بچپن سے دعا کو حصول مراد کے علاوہ حصول رہنمائی کے لئے بھی ایک مجرب نسخہ پایا۔ والد صاحب نے اپنی طالب علمی کے دور کا ایک دلچسپ واقعہ مجھے سنایا۔ ایک روز ہاکی کھیل کر گھر پہنچے تو ٹانگیں سخت درد کر رہی تھیں۔ کہتے ہیں کہ میں لیٹ گیا اور دعا کی کہ خدایا میرے پاس تو کوئی خادم نہیں۔ تیرے پاس بے شمار فرشتے خدمتگار ہیں۔ انہی میں سے کسی کو بھیج دے جو میرے پاؤں دبا دے۔'' اسی دعا کی کیفیت میں انہوں نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل شخص دائیں طرف اور ایک بائیں طرف موجود ہے۔ جو ان کی ٹانگیں دبا رہے ہیں۔ اور چند لمحوں میں وہ درد غائب ہو گیا، والد صاحب نے جب یہ واقعہ سنایا تو مجھے خیال آیا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو اس کشفی نظارہ کے بغیر بھی انہیں شفا دے سکتا تھا لیکن اس نے اپنے بندے سے اس کے ظن کے مطابق سلوک فرمایا۔

حصول مراد کے علاوہ حصول رہنمائی کے لئے بھی وہ دعا کو ایک یقینی ذریعہ مانتے تھے۔ اور دعا کے ذریعہ حاصل شدہ رہنمائی پر عمل بھی کرتے۔ 1949ء میں والد صاحب ایگریکلچر کالج سندھ میں بطور لیکچرار معاشیات کام کر رہے تھے۔ اس وقت ان کی تنخواہ 120 روپے ماہوار تھی۔ انہی دنوں میں ایک معروف تاجر نے اپنی کمپنی میں والد صاحب کو چار ہزار روپے ماہوار تنخواہ پر ملازمت پیش کی۔ تب ایک رؤیا کے ذریعہ والد صاحب کو یہ اندازا ہوا کہ یہ لوگ ٹھیک نہیں چنانچہ والد صاحب نے وہ پیشکش مسترد کر دی ایک شخص جسے اپنی موجودہ آمد سے قریباً 30 گنا زیادہ تنخواہ کی پیشکش ہو وہ فقط ایک امنذر خواب کی بنا پر ایسے بظاہر سنہری موقع کو اسی صورت میں رد کر سکتا ہے جبکہ اسے ربانی ہدایت کے جاری نظام پر پختہ یقین ہو۔ قیام پاکستان سے قبل والد صاحب مسلم لیگ کے سرگرم کارکن بھی رہے اور ممبئی میں بیجاپور کے نمائندے کی حیثیت سے کام کیا۔ طلباء کے نمائندہ کی حیثیت سے قائداعظم سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔

احمدیت سے تعارف سے معاً قبل والد صاحب نے ایک رات خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو فرما رہے ہیں۔ نبی کی ذات چونکہ آئینہ کامل ہوتی ہے اس لئے دراصل اس وجود کے آئینہ میں والد صاحب کو اس الٰہی نظام کی بشارت دی گئی۔ جس میں انہوں نے داخل ہونا تھا۔ یعنی سلسلہ احمدیہ۔

1948ء میں والد صاحب پاکستان آئے۔ پاکستان آنے سے قبل اگرچہ والد صاحب کو سلسلہ احمدیہ سے تعارف حاصل ہو چکا تھا لیکن پہلی مرتبہ کسی مربی سلسلہ سے ملاقات 1948ء میں کراچی میں ہوئی۔ اس ملاقات میں انہیں مربی صاحب سے ثناء اللہ امرتسری والے مباہلہ کے موضوع پر بحث کا موقع ملا اور مربی صاحب نے والد صاحب کو بالکل لاجواب کر دیا۔

امریکہ میں قبول احمدیت

1951ء میں والد صاحب اعلیٰ تعلیم کی غرض سے امریکہ چلے گئے۔ اسی سال واشنگٹن ڈی سی میں پاکستانی سفارت خانہ کی سیڑھیوں پر والد صاحب کی ملاقات مربی سلسلہ محترم خلیل احمد ناصر صاحب سے ہوئی۔ احمدیہ مشن سے رابطہ رہنے لگا۔ اور جماعت کی کتب کا مطالعہ بھی ساتھ ساتھ ہوتا گیا۔ اس عرصہ میں ایسے متعدد مواقع پیدا ہوئے کہ جہاں اسلام پر کئے جانے والے حملوں کے جواب کی ضرورت پیدا ہوئی۔ دین کیلئے غیرت اور جوش کے سبب خاموش رہنا ان کیلئے ناممکن تھا۔ جہاں انہوں نے اپنی عقل سے دفاع کیا وہاں بھی بالآخر اپنے استدلال کی توفیق حضرت مسیح موعود کی تحریر سے پائی۔ بعض اور مراحل پر احمدیہ لٹریچر کو Consult کر کے جواب دینے کی صورت پیدا ہوئی۔ صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر الٰہی تھی کہ وہ ایسی منازل سے بار بار ہمکنار ہوں۔ ہر منزل پر پہنچ کر والد صاحب کو یہ احساس ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا سہارا لئے بغیر بات بنتی نہیں۔ مثال کے طور پر دو واقعات پیش کرتا ہوں۔ ایک مذاکرہ میں ایک بہائی خاتون نے امت مسلمہ کی زبوں حالی اور عقائد میں بگاڑ کو بنیاد بناتے ہوئے ایک نئی شریعت کا جواز پیش کیا۔ والد صاحب نے اس خاتون کو جواب دیا کہ آپ کی دلیل سے جدید دین کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دین کی تجدید کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اس وقت والد صاحب ابھی احمدی نہیں تھے۔

دوسرا واقعہ جو والد صاحب کی زندگی میں ایک بہت اہم سنگ میل ثابت ہوا وہ یہ تھا کہ کلیسا کی ایک شاخ Presbyte ian Church کے ایک پادری صاحب کے ساتھ والد صاحب کا مناظرہ ہوا۔ موضوع تھا ''اسلام بمقابلہ عیسائیت'' اس مناظرہ میں والد صاحب نے شروع سے آخر تک حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ دلائل پیش کئے۔ یہ مناظرہ 1953ء میں امریکہ کی ریاست Taxas کے شہر Austin کے Ymca ہال میں منعقد ہوا۔ پادری صاحب ان دلائل کے مقابلہ پر ٹھہر نہ سکے اور والد صاحب فاتح قرار پائے۔ اس واقعہ کے بعد والد صاحب کی سوچ پر یہ سوال محیط ہو گیا کہ جب اسلام کا دفاع حضرت مرزا صاحب کے بغیر ممکن نہیں تو آپ کے دعاوی کیسے غلط ہو سکتے ہیں۔ اس سوال نے والد صاحب کو بے چین رکھا حتیٰ کہ ایک روز ان کی نظر سے حضرت مسیح موعود کا وہ اشتہار گزرا جس میں حضور فرماتے ہیں کہ جسے آپ کی سچائی پر شک ہو وہ خالی الذہن ہو کر باقاعدہ 14 روز تک استخارہ کرے۔ چنانچہ والد صاحب نے اس اشتہار کے مطابق استخارہ شروع کیا۔ استخارہ کی پہلی یا دوسری رات والد صاحب کو یہ غیبی آواز آئی ''مسلمان قوم میں محمود نام کا اس شان کا نہیں گزرا''۔ یہ زمانہ سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تھا۔ اور یہ غیبی آواز صریحاً اس وقت کے خلیفہ کی شان کی طرف نشاندہی کر رہی تھی۔ اسی تسلسل میں پھر ایک رات یہ غیبی آواز آئی ''ہم نے اس کو اس لئے نبوت بخشی کہ وہ فنافی الرسول تھا'' ان الفاظ نے والد صاحب کے تمام شبہات دور کر دیئے۔ اس آواز نے مہدیت کی حقیقت انہیں سمجھا دی۔ اس مختصر لیکن پر شوکت فقرے نے ان پر یہ حقیقت بھی خوب کھول دی کہ ماموریت بخشا

اللہ کا کام ہے کسی اور کا نہیں۔ اور وہی جانتا ہے کہ کون اس کے لائق ہے اور کیوں ستمبر 1953ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ کر والد صاحب جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ اس وقت آپ کی عمر بیس برس تھی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ والد صاحب نے ایسی طبیعت پائی کہ جو عدم معقولیت سے صلح نہ کرتی۔ یہ بھی خدا کا فضل ہی تھا کہ اس طبیعت کے ساتھ دین کے لئے شدید غیرت تھی۔ اور یہ بھی خدا کا فضل ہی تھا کہ انہیں ایک زندہ ضمیر بخشا گیا۔

دعوت الی اللہ

والد صاحب ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ دعوت حق کے لئے ہر حال میں مستعد رہتے تھے حتی کہ اپنے مرض الموت کے دوران بھی غیر از جماعت عیادت مندوں کو حضرت مسیح موعود کی صداقت سمجھاتے رہے۔ ان کا ایک معالج ڈاکٹر خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سن کر بے حد متاثر ہوا میں نے صدہا بار دیکھا کہ گھر آنے والے غیر احمدی احباب کو والد صاحب نے بہت دلنشین انداز میں پیغام پہنچایا۔ اگر بحث ہوئی بھی تو مہمان کا دل توڑے بغیر اس کی دلیل کو توڑا۔ احمدی ہوتے ہی مرحوم نے سب سے پہلے اپنے والد بھائی بہنوں اور دیگر اقارب کو دعوتی خط لکھے۔ ابتدا میں بہت شدید رد عمل تھا۔ لیکن رشتہ داروں کی طرف سے قطعی رحمی کی ہر کوشش کا جواب والد صاحب نے صلہ رحمی سے دیا۔ میرے ددھیالی عزیزوں کے سلوک اور میرے والد کے رویہ کا رشتہ آگ اور پانی کا رہا۔ بیعت سے وفات تک قریباً نصف صدی کا طویل عرصہ بھی والد صاحب کے حوصلے اور تحمل کو تھکا نہ سکا۔

اختلاف اگرچہ قائم رہا لیکن مخالفت دھیرے دھیرے مدھم پڑتی گئی۔

والد صاحب نے ایک مرتبہ میرے دادا سید صاحب حسینی کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف "کشتی نوح" پڑھنے کو دی۔ ایک خاص عبارت کو پڑھ کر وہ رہ نہ سکے اور بے ساختہ انہوں نے والد صاحب سے کہا "واہ تمہارا مرزا تو ولی تھا" والد صاحب انہیں حضور کی ملفوظات پڑھ کر سناتے اور وہ بھی بہت شفقت سے سنتے لیکن بیعت نہ کی۔ میرے داد کی وفات کے بعد والد صاحب بڑی حسرت سے کہتے تھے "ابا جان بہت قریب آکر بھی رہ گئے" میرے ایک ددھیالی رشتہ دار خاتون نے تھک ہار کر بالآخر کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے والد صاحب سے کہا "جس عقیدہ سے انسان خود راضی ہو وہ ہی ٹھیک ہے" کلام کی اسی روانی میں والد صاحب نے جواب دیا "جس عقیدہ سے خدا راضی ہو وہی ٹھیک ہے"۔

بیعت کے بعد وطن واپسی

والد صاحب کی بیعت کے بعد ان کے پاکستان پہنچنے سے قبل ہی ان کے احمدی ہونے کی خبر سرکاری حلقوں میں گردش کر رہی تھی۔ سرکار نے انہیں امریکہ اس لئے بھیجا تھا کہ وہ اقتصادیات میں ایم اے کریں۔ سو وہ انہوں نے بحسن و خوبی 1953ء میں کر لیا۔ لیکن اس خبر کے ساتھ دوسری خبر کہ وہ احمدی ہو کر واپس آرہے ہیں۔ اس نے بعض مخفی تعصبات کو بے نقاب کر دیا۔ پاکستان واپسی کے بعد والد صاحب کا تقرر مختلف حیلوں سے مؤخر کیا جاتا رہا اور ۹ ماہ تک انہیں بغیر تقرر اور بغیر تنخواہ کے رہنا پڑا، تاہم اس عرصہ میں والد صاحب کو حضرت مسیح موعود کی کتب اور تفسیر کبیر کے بغور مطالعہ کا خوب موقع ملا۔ اسی عرصہ میں ایک روز نماز کے دوران حالت قعدہ میں والد صاحب نے بطور کشف اپنی تقرری کا خط دیکھا جس پر 25 مئی 1955ء کی تاریخ درج تھی اور تقرر بحیثیت Statistical Officer درج تھی لیکن بعد میں رؤیت ہلال کے سبب عام تعطیل کی تاریخیں تبدیل ہو گئیں۔ والد صاحب 25 مئی کو جب دفتر پتہ کرنے گئے تو اس وقت ان کی تقرری کا خط ٹائپ ہو رہا تھا۔ خط پر 25 مئی 1955ء ہی کی تاریخ تھی اور تقرر بحیثیت Statistical Officer ہی تھا۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے والد صاحب کو ایک بہت خاص لگاؤ تھا۔ اگرچہ تمام خلفاء سے گہری محبت اور عقیدت تھی لیکن حضرت مصلح موعود کے بارہ میں کہا کرتے تھے "وہ میرا عشق اول تھا"۔ حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ سے کچھ عرصہ قبل والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور ان سے کہتے ہیں "ہاں اے محسن یہ لوگ ہمیں ستاتے ہیں"۔

آپ کی شادی

1960ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے والد صاحب کے بزرگ کی حیثیت سے ان کا رشتہ میری والدہ سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے تجویز کیا۔ اس رشتہ پر حضرت مصلح موعود نے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے براہ راست والد صاحب سے اپنی دلی شادمانی کا اظہار کیا۔ 5 نومبر 1961 کو میرے والدین کی شادی ہوئی۔

والد صاحب نے خدا کی خاطر اپنے خاندان کی قربتوں کو کھویا تھا۔ "خدا نے انہیں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی دامادی میں لا کر حضرت مسیح موعود کے خاندان کی صورت میں نئی رشتہ داریاں عطا کیں۔" "ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا" کے شیریں ثمرات میں سے یہ بھی ایک ثمر تھا جو والد صاحب کو اسی جہان میں مل گیا۔ جو نئے رشتے میری والدہ کے حوالہ سے قائم ہوئے۔ انہیں والد صاحب نے آخر تک پورے قلبی لگاؤ کے ساتھ نبھایا۔

1967ء سے 1970ء تک والد صاحب دوبارہ امریکہ مقیم رہے۔ اور مشی گن سٹیٹ یونیورسٹی سے ایگریکلچر اکنامکس میں M.S کی ڈگری حاصل کی۔ اس قیام کے دوران بھی والد صاحب نے مختلف چرچوں میں جا کر احمدیت پر تعارفی لیکچر دیئے۔

ذوقِ مطالعہ وذکر الٰہی

قرآن کریم کا مطالعہ نہایت استغراق سے کرتے اور حاشیہ نگاری کرتے جاتے۔ کتابوں سے بالعموم اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف سے والد صاحب کو خاص انس تھا۔ بارہا گھر میں ایسا ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے والد صاحب اچانک کہتے "سنو" اور پھر وہ عبارت پڑھ کر سناتے۔ پھر سر دھنتے ہوئے کہتے "کیا بات ہے"

اکثر رات ۲ بجے کے قریب بیدار ہو جاتے اور پھر فجر تک اپنا وقت نماز اور مطالعہ میں گزارتے۔ ایک مرتبہ مجھ سے کہنے لگے کہ "میرا دمہ بڑا مبارک مرض ہے۔ مجھے تہجد کیلئے اٹھا دیتا ہے۔ گھر میں گھر والوں کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام رکھتے اور بہت دلنشیں تلاوت کرتے تھے۔ ایک دفعہ ذکر الٰہی کے حوالہ سے بات چلی تو کہنے لگے "جس دم غافل اس دم کافر" اب میں سوچتا ہوں کہ اگر کفر کی یہ تعریف مد نظر رکھی جائے تو شاید کسی اور کو کافر قرار دینے سے قبل انسان کو اپنا کفر نظر آجائے۔ والد صاحب جس زمانہ میں حکومت سندھ کے جوائنٹ چیف اکانومسٹ کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کے دفتر جانے کا کئی بار اتفاق ہوا۔ ان کے میز پر بچھے شیشہ کے نیچے ایک کاغذ پر ہاتھ سے لکھی یہ تحریر ہوتی تھی "خدا داری چہ غم داری"

شگفتہ طبیعت

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو ایک متبسم چہرے کے ساتھ ایک شگفتہ طبیعت بھی عطا فرمائی تھی۔ زندہ دلی اور ظرافت ان کے مزاج کا حصہ تھی۔ ایک مرتبہ ہم کراچی کے علاقہ صدر سے گزر رہے تھے۔ والد صاحب ڈرائیو کر رہے تھے اور میں ساتھ بیٹھا تھا۔ ٹریفک کی بھیڑ کے سبب گاڑی رُکی ہوئی تھی۔ ہماری دائیں طرف سے ایک نوجوان سائیکل چلاتا ہوا سیدھا ہماری سمت آرہا تھا۔ اسے آتا دیکھ کر مجھے خیال گزرا کہ یہ اب بریک لگائے کہ اب۔ بہر حال موصوف نے کسی وجہ سے بریک نہ لگائی اور اپنی سائیکل والد صاحب کی طرف دروازے میں دے ماری۔ والد صاحب نے بڑے اطمینان سے دروازے کا شیشہ نیچے کیا اور مسکراتے ہوئے اس نوجوان سے کہا "میاں! یہ ذرا دوبارہ کر کے دکھائیے"۔

ایک مرتبہ ناشتہ کے دوران میری والدہ والد صاحب کو دو شخصیات کا مکالمہ سنا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ قصہ کچھ ایسی شکل اختیار کر گیا "اس نے اُس سے یہ کہا اور اُس نے اِس سے یہ کہا" والد صاحب نے ناشتہ کرتے کرتے اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں امی سے کہا:۔

"بی بی! آپ ضمائر میں بات کرتی ہیں۔"

اداسی کی حالت میں بھی ان کے چہرے پر اطمینانیت ہوتی تھی۔ انکی زبان سے میں نے کئی بار ایک رباعی سنی۔

کیا بھلا ہوا میری مرضی کے خلاف
جو کہ حسب مرضی دلبر ہوا
کیا ہوا کیسے ہوا کیونکر ہوا
جو ہوا اچھا ہوا بہتر ہوا

میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ یہ رباعی کس کی ہے۔ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ اجنبی شخص ان کے پاس آکر بیٹھا یہ رباعی سنائی اور چلا گیا۔ نہ اس شخص سے تعارف ہو سکا نہ یہ پتہ لگ سکا کہ رباعی کس کی ہے۔ بہر حال یہ رباعی انہیں یاد رہ گئی اور اسے اکثر پڑھتے تھے۔ اسی طرح ایک اور فقرہ جو میں نے والد صاحب کی زبان سے کئی مرتبہ سنا ہے یہ ہے "ہر چہ از یار خوب است" یعنی جو بھی اس یار کی طرف سے ہے اچھا ہے۔

اہل وعیال سے حسن تعلق

والد صاحب اپنی عائلی زندگی میں جہاں خیرکم خیرکم لاهله کی تصویر تھے وهاں اکرموا اولادکم پر بھی ہمیشہ عمل پیرا رہے۔ سرزنش کے بجائے نصیحت کا اندازہ اختیار کئے رکھا۔ تحسین میں بہت فراخ دل تھے اور تنقید بہت نپی تلی ہوتی۔ بہت زود حس لیکن بہت صابر تھے۔ بہت اچھے سامع تھے اور بچوں کی بات بہت توجہ سے سنتے۔ ہماری دلچسپیوں میں دلچسپی لیتے۔ انتہائی سنجیدہ مضامین سے لے کر کسی ٹی وی ڈرامہ کی تازہ قسط پر تبصرہ تک ہر موضوع پر ہمارے برابر کی سطح پر آکر بات کرتے۔ اپنے قول سے بڑھ کر اپنے عمل سے انہوں نے ثابت کیا کہ وہ فی الواقعہ بہوؤں کو بیٹیاں اور داماد کو بیٹا جانتے تھے۔ گھر میں تبادلہ خیالات کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے۔ خود بھی مدلل بات کرتے اور اچھی دلیل کو سراہتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دادا بھی بنایا اور نانا بھی۔ اور دونوں حیثیتوں میں وہ سراپا شفقت تھے۔

خدمت دین

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو کئی پہلوؤں سے خدمت دین کی توفیق بخشی۔ قائد ضلع و علاقہ

باقی صفحہ (۱۰) پر ملاحظہ فرمائیں

والدہ محترمہ فیض النساء صاحبہ کا ذکر خیر

از مکرم حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد

میرے والد محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب مرحوم 19 جون 1990ء کو وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر انکا ذکر خیر اخبار بدر میں شائع فرمایا تھا

لیکن میری والدہ محترمہ فیض النساء صاحبہ کی وفات کے بعد ایسا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ خاکسار کو ایک مضمون والدہ محترمہ کے بارے میں لکھنے کی توفیق مل رہی ہے

میری والدہ 21 مئی 1908ء کو پیدا ہوئیں۔ اور یکم جون 1998ء کو وفات پائی۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ 90 سال کی عمر انہوں نے پائی۔

میری والدہ کے والد کا نام ہمزہ بجن لال تھا۔ وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے جبکہ میری والدہ بچہ تھیں۔ میری والدہ کی والدہ کا نام شہر بانو تھا۔ وہ کتاب کشتی نوح کا مطالعہ کرنے کے اور بعض خوابیں دیکھنے کے بعد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں تھیں۔

میری والدہ کے کئی چچا تھے۔ اور ہم سب سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان میں سے ایک چچا مکرم قاسم علی بجن لال عثمانیہ یونی ورسٹی میں شعبہ تاریخ میں کئی سالوں تک نہایت قابل استاد رہے۔ والدہ کے ایک اور چچا مکرم ڈاکٹر اکبر علی بجن لال لمبے عرصہ تک نظامیہ آبزرویٹری حیدر آباد کے نہایت قابل Director رہے۔ انہوں نے فلکیات کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مجھے امریکہ بھیجنے کی کوشش کی تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی۔ اور خاکسار 1959ء میں امریکہ کیلئے روانہ ہوا۔ غالباً 1960ء میں ڈاکٹر اکبر علی بجن لال صاحب کی وفات ہو گئی اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میری والدہ ابتدا میں شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ اور حضور ﷺ کے اہل بیت کے ساتھ بہت محبت رکھتی تھیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ان محبتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اہل بیت کی محبت بھی پیدا ہو گئی الحمدللہ۔

میری والدہ کے ذریعہ مجھے نماز سے اور سچائی سے محبت پیدا ہوئی۔ میری عمر چھ سال کی ہو گی کہ انہوں نے مجھے بڑے شوق سے نماز سکھائی تھی۔ اتنے شوق سے کوئی دوسری چیز کبھی نہیں سکھائی۔ وہ نماز کی پابند تھیں اور سچ بولتی تھیں۔ انہوں نے مجھے نماز پڑھنے اور سچ بولنے کی عادت ڈالی۔ نیز نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالی

میری والدہ کو حضرت ام المومنینؓ سے ملاقات کا شرف حاصل تھا۔ وہ کہتی تھیں کہ حضرت ام المومنین نے میری دادی صاحبہ سے فرمایا تھا کہ آپ کی بہو اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

اکتوبر 1938ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ حیدر آباد تشریف لائے تھے۔ اس کے تفصیلی کوائف محترم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم نے تابعین اصحاب احمد حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین میں شائع فرمائے ہیں۔ یہاں پر خاکسار ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہے۔ جس کا میری والدہ محترمہ پر بہت گہرا اثر تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکی زندگی کا انتہائی خوشی کا حسین ترین واقعہ ہے۔ جبکہ انکو حضرت مصلح موعودؓ کا بہت دیر تک قرب حاصل رہا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ انکی بہن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حرم محترم حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور انکی بیٹی تشریف لائی تھیں۔ ایک روز جب یہ بزرگ خواتین، میری دادی اور دوسری مستورات کے ساتھ باہر گئی ہوئیں تھیں اور صرف میری والدہ محترمہ مکان میں تھیں۔ یہ اطلاع ملی کہ حضرت مصلح موعودؓ مستورات کو ملاقات کا شرف بخشنے والے ہیں۔ چنانچہ میری والدہ محترمہ کے سپرد یہ کام ہوا کہ وہ عورتوں کو حضورؓ سے تعارف کروائیں۔ چنانچہ تمام عورتیں الٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد کے ایک بڑے کمرے میں جو اس وقت میری چچی محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ یوسف الٰہ دین صاحب مرحوم کے مکان کے ایک حصہ میں جمع ہو گئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ تشریف لائے اور صوفہ پر تشریف فرما ہوئے۔ اور میری والدہ بہت دیر تک انکا تعارف کرواتی رہیں۔ میری والدہ کہتی تھیں کہ بعض عورتیں اپنے شوہر کا نام بتانے سے بھی شرماتی تھیں۔ اور مجھے بڑی مشکل ہوتی تھی تعارف کروانے میں۔ میری عمر اس وقت سات سال کی تھی۔ میں بھی اس کمرے میں حضورؓ کے بہت قریب بیٹھا رہا۔ اس پیارے نظارے کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہے۔ میں سارا وقت حضرت مصلح موعودؓ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہا۔ سارا وقت حضور انور کی نظر نیچے رہی۔ ایک لمحہ بھی حضورؓ نے اوپر نہیں دیکھا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو مسجد سے اذان کی آواز سنائی دی۔ میری والدہ بتلاتی تھیں کہ اذان سنتے ہی میرے بھائی راشد محمد الٰہ دین جو اُس وقت ایک سال کے تھے اور اس وقت نیویارک (امریکہ) میں رہتے ہیں انہوں نے حضورؓ کے سامنے سجدہ کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضورؓ ناراض ہو گئے کہ بچے کو شرک نہیں سکھانا چاہئے۔ میری والدہ نے کہا حضور یہ آپ کو سجدہ نہیں کر رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہا ہے۔ اس بچہ کی عادت ہے کہ جب بھی اسے اذان کی آواز سنائی دے تو جہاں بھی ہو وہ سجدہ کر دیتا ہے۔

میری والدہ اس واقعہ کو بار بار دہراتی رہتی تھیں۔ آخری عمر میں تو اس بات کی تکرار اور بھی بڑھ گئی کہ حضور تشریف لائے تھے اور میں حضورؓ کے قریب تھی۔

خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ فرحت الٰہ دین مرحومہ آخری زندگی میں ان کے ساتھ تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آخری واقعہ جوان کے ذہن میں تھا وہ یہی تھا کہ جب حضور اقدس حیدر آباد تشریف لائے تھے تو وہ ان کے قریب تھیں۔

میری والدہ کو دادا جان حضرت سید عبداللہ الٰہ دین مرحوم سے بڑی محبت تھی۔ اور میرے دادا بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔

میرے دادا جان کی وفات 26 فروری 1962ء میں ہوئی تھی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد میری والدہ اور ہمارے خاندان کے دوسرے افراد جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کیلئے دسمبر 1962ء میں ربوہ گئے تھے۔ وہاں پر حضرت ام متین صاحبہ نے میرے افراد خاندان کی ملاقات حضور انور سے کروائی۔ جب ہم ربوہ جاتے تو حضرت ام متین کے مکان میں ٹھہرا کرتے تھے۔ حضرت دادا جان کی وفات کے بعد بھی انہوں نے اس شفقت کو ہم پر جاری رکھا اور ہم کو اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ 1962ء میں ملاقات کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بھائی کیسے ہیں؟ کسی نے جواب دیا کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ والدہ بتلاتی ہیں کہ یہ سن کر حضور اقدسؓ رونے لگے اور فرمایا کہ وہ بہت تبلیغ کرتے تھے۔ حضور کی تکلیف دیکھ کر فوراً یہ کوشش کی گئی کہ گفتگو کا موضوع بدل دیا جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ کو حضرت دادا جان کی وفات کی خبر پہلے دی جا چکی تھی۔ اور حضور اقدس نے ہم کو گراں قدر تعزیت کا خط بھی تحریر فرمایا تھا۔ لیکن پھر حضورؓ بھول گئے تھے لہذا حضورؓ نے ہم سے ان کی خیریت دریافت فرمائی۔ اس واقعہ سے حضور اقدس کی میرے دادا جان سے انتہائی شفقت کا اندازہ ہوتا ہے۔

میری والدہ جو سکندر آباد میں حضرت دادا جان کے ساتھ رہتی تھیں وہ ان کی وفات کے وقت مشرقی پاکستان گئی ہوئیں تھیں۔ اور میری پھوپھی جان محترمہ زینب حسن اہلیہ سید محمود الحسن (انہیں ستار آف پاکستان کا ایوارڈ ملا تھا) صاحبہ جو پاکستان میں ہوتی تھیں وہ ان کے قریب تھیں۔ میری پھوپھی جان کو حضرت دادا جان سے بے حد محبت تھی۔ انہوں نے حضرت دادا جان کے بارے میں کئی مضامین اخبارات میں شائع کئے۔

حضرت دادا جان نے بروز جمعہ 9 اپریل 1915ء میں بیعت کی تھی اور میری پھوپھی جان بھی اسی سال اکتوبر کے مہینے میں غالباً 26 اکتوبر کو پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ اس وقت زندہ ہیں اور لاہور میں ہیں۔ بہت نیک اور دعا گو ہیں۔

والدہ صاحبہ کی وفات پر ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرشفقت تعزیت کا خط ارسال فرمایا تھا۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ومحترمہ سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ صاحب اور دوسرے بزرگوں وعزیزوں نے ہمدردی کے خطوط تحریر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

میرے والد نے ایم اے تک تعلیم ایڈنبرا میں حاصل کی تھی۔ وہ کتابیں پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔ اس کے بالمقابل میری والدہ نے صرف مڈل سکول تک پڑھا تھا۔ وہ گھر کا تمام کام خوش اسلوبی سے دیکھ لیتی تھیں۔ بفضلہ تعالیٰ دونوں نے بہت ہی خوشگوار ازدواجی زندگی گزاری۔

ایک اور واقعہ میری والدہ کی زندگی کا نہایت ہی قابل ذکر ہے۔ غالباً دسمبر 1968ء میں ہم جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کیلئے ربوہ گئے تھے۔ وہاں پر سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی۔ حضرت صاحب نے اپنا دست مبارک میرے والد صاحب کے ہاتھ پر رکھا تھا۔ محترم مولوی محمد عمر صاحب جو اس وقت موجود تھے، نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضور بیعت کے بعد دعا سے فارغ ہوئے تو انکا چہرہ مبارک آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے بعد تمام ہندوستان سے آنے والوں کو حضور کی طرف سے ایک بہت اچھی دعوت دی گئی تھی۔ حضورؒ نے فرمایا سیٹھ صاحب کہاں ہیں؟ پھر حضور نے میرے والد صاحب کو اپنے پہلو میں بٹھایا۔ حضورؒ کے ایک طرف حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ تھے اور دوسری طرف میرے والد صاحب۔ وہ پرشفقت سلوک جو حضرت مصلح موعودؓ میرے دادا صاحب سے فرمایا کرتے تھے وہ بفضلہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے میرے والد کے ساتھ جاری رکھا۔ الحمدللہ۔

الغرض یہ میرے والدین کیلئے نہایت ہی خوشی کا دن تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انکو خلیفۂ وقت کی ملاقات سے مشرف فرمایا۔ الحمدللہ۔

❁❁❁

بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

ایک دوست کو تبلیغی خط

قابل احترام بزرگوار قاضی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا محبت نامہ مع تراشہ اخبار ''دعوت'' دہلی ملا۔ جس میں محترمہ رابعہ خان بنت ڈاکٹر عبدالعلی خان صاحب کا مضمون بعنوان ''حاملین علوم نبوت کی عظمت واہمیت'' پڑھا۔

آپ نے مذکورہ مضمون کے متعلق کچھ تحریر کرنے کیلئے لکھا ہے۔ نہایت ادب سے عرض ہے کہ اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محترمہ رابعہ صاحبہ نے قرآن مجید کی آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصٰلحین وحسن اولئک رفیقا کا بالکل وہی ترجمہ کیا ہے اور وہی مفہوم سمجھا ہے جو جماعت احمدیہ عرصہ سو سال سے سمجھاتی چلی آرہی ہے۔ دیوبندی فرقہ کے مشہور بزرگ حکیم الامت اور مجدد الملّت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بھی اس کا یہی ترجمہ کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ (الفاتحہ) کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام* فرمایا۔

پھر حاشیہ میں تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

* انعام سے دینی انعام مُراد ہیں انعام والے چار گروہ ہیں۔ انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین۔ (ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی تھانوی ترجمہ سورۃ الفاتحہ حاشیہ نمبر ۴)

محترمہ رابعہ خان صاحبہ نے بھی اپنے مذکورہ مضمون میں اس امر کے استدلال کیلئے کہ ہر دور میں ''رجال'' ہی فریضہ ھدایت سرانجام دیتے ہیں سورۃ النساء کی آیت نمبر ۷۰ کا ہی حوالہ دیا ہے چنانچہ لکھتی ہیں۔

''ان انعام یافتہ رجال اللہ کی نشاندہی سورۃ نساء میں میں کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہا مانے گا تو ایسے اشخاص بھی ان اشخاص کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء صدیقین، شہداء اور صلحا اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں''۔

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ اُمت محمدیہ کے وہ لوگ جو علیٰ حسبِ مراتب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے انہیں مراتب نبوت، صدیقیت، شہادت، اور صالحیت ملیں گے''۔

یہاں تک تو محترمہ رابعہ خان نے بالکل ٹھیک لکھا ہے اور ٹھیک سمجھا ہے لیکن آگے وہ مفتی محمد شفیع صاحب کی تشریح میں بہہ گئیں جس میں اُمت محمدیہ میں پہلے مرتبہ یعنی مرتبہ نبوت کا انکار کر کے باقی تین مراتب کو تسلیم کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جبکہ قرآن مجید اُمت محمدیہ کو درجہ بدرجہ چار مراتب یعنی رُتبہ نبوت، صدیقیت، شہادت، اور رُتبہ صالحیت دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو کسی مفسّر قرآن کو کیا حق ہے کہ وہ قرآن مجید کے واضح ارشاد میں تحریف کرے۔ اگر اللہ کو اُمت محمدیہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واطاعت میں اُمتی نبی بھجوانا مقصود نہ تھا تو ''النبیین'' کو قرآن مجید میں چھوڑ کر بقی ۳ مراتب کا ہی ذکر کیا جاتا لیکن جب کہ قرآن مجید تو ذکر فرماتا ہے اور اس دَور کے علماء قرآن مجید کے واضح ارشاد کو دیکھتے ہوئے بھی یہودی علماء کی طرح تحریف قرآن کے مرتکب ہوئے ہیں تو آپ اسے کیا کہیں گے۔ یہودی علماء کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن مجید میں یوں موجود ہے:

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: کیا تم اُمید رکھتے ہو کہ وہ ایمان لے آئیں گے جب کہ ایک گروہ (علماء کا) اُن میں سے ایسا ہے جو اللہ کے کلام کو سنتا ہے اور سمجھ بوجھ رکھنے کے باوجود اس میں تحریف کر دیتا ہے جبکہ وہ (اس تحریف) کو جانتے ہوتے ہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں وہ یہودی علماء جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا تھا تحریف بائیبل کے مرتکب ہوئے تھے اور قرآن مجید نے ان کی تحریف کا ذکر کیا ہے آج کے دَور میں بھی جبکہ اللہ نے اُمت محمدیہ میں مسیح موعود کو بھجوا دیا ہے تو آج کے علماء جنہوں نے اس مسیح موعود کا انکار کیا ہے تحریف قرآن کے مرتکب ہو رہے ہیں فاعتَبِرُوا یا اُولی الابصار

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ علماء ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ علماء ھم شَر مَن تحت ادیم السماء کہ اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

اسی طرح ایک حدیث میں ان علماء کو سؤر اور بندر قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ:- تکونُ فی اُمَّتِی فزعَۃٌ فیسیر الناسُ الی علماء ھم فاذا ھم قِرَدَۃٌ وخَنَازِیرَ

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۸۰ حدیث نمبر ۳۸۷۲۲ ناشر موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ء)

کہ میری اُمت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو بندر اور سؤر بیٹھے ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ ایک زمانہ تک ھندوستان کیا پوری دنیا میں ربانی علماء نے اسلام کے جھنڈا کو بلند کیا تھا لیکن اب جبکہ مسیح موعود آچکا ہے تو قرآن مجید میں تحریف کر کے یہ علماء یقیناً مذکورہ حدیث کے مصداق بن چکے ہیں۔

اور کیوں نہ ہو یہ علماء باوجود قرآن میں لفظ النبیین ہونے کے اس کی تحریف کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح مسلم کی حدیث میں آنے والے مسیح موعود کیلئے چار مرتبہ نبی اللہ اور اس کے دَور میں اس کے ماننے والوں کو اصحاب اور صحابہ کے الفاظ سے یاد فرما چکے ہیں (دیکھو صحیح مسلم باب ذکر الدجال)

پس اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانیں یا قرآن مجید میں تحریف کرنے والے ان علماء کی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''القردۃُ والخنازیر'' فرمایا ہے۔

خدا کرے کہ محترمہ رابعہ خان آجکل کے علماء کے شکنجوں سے نکل کر قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلہ کرنے کی اہلیت پیدا کر سکیں۔ (خاکسار۔ مظفر احمد اقبال انچارج مرکزی لائبریری قادیان)

بقیہ صفحہ: (2)

کا تھا جس کا نام کاھنا یعنی کنہیا تھا پھر اس فرمان کی موجودگی میں کونسا مسلمان ہے جو ان بزرگوں سے ناطہ نہیں جوڑے گا اور ایودھیا متھرا اور کاشی کی عظمت کا قائل نہیں ہوگا۔ اب تو بس ناطہ جوڑنے والی بات یہ ہے کہ ہندو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لائیں اور ان کی سچائی کو قبول کریں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کیلئے اپنے دلوں میں عظمت بٹھائیں۔

پس مسلم بادشاہوں کے دور کے مظالم گنا کر آج کے مسلمانوں کو قصوروار ٹھہرانا حد درجہ کی ناانصافی اور کم عقلی ہے بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس تعلق میں نہایت عمدہ نصیحت فرمائی ہے اگر سب اقوام اس نصیحت پر عمل کریں تو آج کی دنیا میں امن وسلامتی قائم ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا۔

''ہم اس بات کو بھی افسوس سے لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبوں سے حکومت نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی اُمور تھے اور نفسانیت کے تقاضے سے اسکی ترقی ہوئی تھی اور دنیا پرستی نے ایسی نزاعوں کو باہم بہت بڑھا دیا تھا مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کے وقت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا ایسے لوگوں کو مذہب اور آخرت کی پروا نہیں ہوتی ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لیکر خواہ مخواہ اُن کے کینوں سے جو محض نفس کی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لیں وہ قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم کے لوگ ایسا کر چکے ہیں۔ (ست بچن صفحہ ۱۰۶)

اس موقع پر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے بعض کی یہ عادت ہے کہ اپنے اپنے مذہب کے راجاؤں اور بادشاہوں کی بلاوجہ تعریف کرتے رہتے ہیں حالانکہ نہ وہ ان سے متعلق جانتے ہیں اور نہ انہیں تاریخ کا حقیقی علم ہوتا ہے بعض مصنفین بلاوجہ توڑ مروڑ کر ایسی باتیں نکالتے ہیں جس سے اُن کے ہم مذہب راجاؤں یا بادشاہوں کی تعریف ہو یا انہیں قوم کا ہیرو بنایا جا سکے لیکن بانی جماعت احمدیہ کے مذکورہ بالا اقتباس سے ہمیں ایسی بیش قیمت نصیحت ہاتھ لگی ہے جو کہ سب قوموں کیلئے مشعل راہ کی حقیقت رکھتی ہے۔ (باقی) منیر احمد خادم

اردو پرائمری ٹیچرز کیلئے انعامی مقابلہ نمبر ا

اُردو کی خدمات انجام دینے والوں کو مبارکباد **سوال** ''زندگی زندہ دلی کا نام ہے'' اس کے بعد کا مصرعہ لکھئے اور یہ شعر کس شاعر کا ہے نام لکھئے۔ مقابلہ میں حصہ لینے کیلئے شرائط۔ (۱) صرف اردو ٹیچرز ہی مقابلے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ (۲) 50 پیسے کے پوسٹ کارڈ پر اپنا اور ہمارا ایڈریس اردو میں لکھئے (۳) اسکول کے نام کی مہر لگوائیے صحیح جواب لکھئے۔ (۴) کس اخبار میں یہ اعلان پڑھا نام لکھئے (۵) خطوط ملنے کی آخری تاریخ 30 جون ہے۔ ہمارا پتہ ہے۔

محمد سمیع اللہ خان باز

اُردو ملاپ سوسائٹی ہتلا شیموگہ کرناٹک 577214

سولہواں صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ اُڑیسہ

مورخہ 6/5 اپریل 03ء کو نرگانگ میں دوروزہ صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ اُڑیسہ منعقد ہوا الحمدللہ۔ اس صوبائی اجتماع میں مکرم جناب وحید الدین صاحب شمس نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم جناب ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب صوبائی امیر اڑیسہ نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں صوبائی اڑیسہ کی ۱۰ مجالس سے ۲۰۰ انصار صوبہ بھر سے مبلغین و معلمین کرام نے شرکت کی۔ مورخہ 5.4.03 صبح 10 بجے مکرم جناب امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا مکرم جناب مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم جناب وحید الدین صاحب شمس نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے پرچم کشائی کی اور عہد نامہ دہرایا۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بھونیشور کی اُردو نظم کے بعد مکرم جناب غلام احمد خان صاحب بھونیشور نے اُڑیہ نظم سنائی۔ اسکے بعد خاکسار شیخ ابراہیم ناظم انصار اللہ اڑیسہ نے افتتاحی خطاب کیا اُسکے بعد مکرم جناب وحید الدین شمس نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان نے خطاب فرمایا اور انصار احباب کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلوائی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد افتتاحی تقریب اختتام کو پہنچی الحمد للہ علی ذالک۔

دوپہر گیارہ بجے علمی دینی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مکرم جناب وحید الدین صاحب شمس نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت رات کو مجلس شوریٰ ہوئی

مورخہ 6.4.03 دوپہر ۳ بجے اختتامی تقریب مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی مکرم شرافت خان صاحب پنکال کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار شیخ ابراہیم ناظم انصار اللہ اُڑیسہ نے عہد نامہ دوہرایا مکرم جناب مشہود خان صاحب کیرنگ کی اُردو نظم کے بعد خاکسار ناظم انصار اللہ اُڑیسہ نے خطاب کیا مکرم جناب عبدالنعیم صاحب پنکال کی اُردو نظم کے بعد مکرم وحید الدین صاحب شمس نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے صدارتی خطاب فرمایا مکرم جناب مشہود خان صاحب نرگاؤں نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہ صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کر کے اجتماعی دعا کرائی اس اجتماع میں مجلس انصار اللہ پنکال اُڑیسہ میں حسن کارکردگی اور اجتماع میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے چیمپئن ٹرافی کی حقدار قرار پائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین بجالانے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ (شیخ ابراہیم ناظم انصار اللہ اڑیسہ)

آل اڑیسہ مجلس انصار اللہ اجتماع کے موقعہ پر نرگاؤں میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۶ اپریل ۰۳ء کو آل اڑیسہ مجلس انصار اللہ اجتماع منعقدہ جماعت احمدیہ نرگاؤں کے اختتام پر شام کے پانچ بجے زیر صدارت محترم سید نیر احمد صاحب سابق تحصیلدار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر اس علاقہ کے ایم ایل اے مکرم پربھات کمار ترپاٹھی صاحب اور ضلع پریشد کمیٹی کے چیئرمین مکرم لکھمیدھر بہرا صاحب اور روزانہ اخبار دھریتری کے نمائندہ، مقامی سرپنچ و نائب سرپنچ کے علاوہ تقریباً پانچ صد سے زائد ہندو احباب بھی شامل ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے ہستی باری تعالیٰ اور ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب نے اسلامی جہاد کی حقیقت پر تقریر کی اسکے بعد مکرم ایم ایل اے صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ میرے بہت سے مسلمان دوست ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے اس جلسہ میں شریک ہو کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور جماعت احمدیہ کے نعرہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کی آج کے زمانہ میں بہت ضرورت ہے اگر تمام دنیا کے لوگ اس چیز کو اپنالیں تو دنیا میں شانتی قائم ہو جائے گی مجھے امید ہے کہ یہ جماعت تمام دنیا میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گی اور عزت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ بعدہ مکرم اوپی داس صاحب اور مکرم لکھمیدھر بہرہ صاحب، مکرم مولوی شرافت احمد صاحب، مکرم احسان الحق صاحب، مکرم شیخ عمران صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے ضرورت زمانہ اور عالمی اخوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم بیان کی۔ یہ تبلیغی جلسہ رات کے نو بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا، اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ (شیخ ابراہیم ناظم اڑیسہ)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خوردہ مہوتسو (اڑیسہ) پر احمدیہ بک اسٹال

30.4.03 کو ایک ہفتہ ''خوردہ مہوتسو'' مختلف مذاہب کے بک سٹال کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ ضلع خوردہ کا یہ سب سے بڑا میلہ کہلاتا ہے دوران ہفتہ ہزاروں زائرین ہمارے اسٹال پر تشریف لائے۔ جن میں اکثر احباب ہندو تھے جنہیں مکرم جناب مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے پیغام حق پہنچایا۔ جماعتی کتب ولٹریچر کی فروخت کے علاوہ مفت پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے نیز کثیر احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی بار آور بنائے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

ایک ہندو سبھا میں احمدی مبلغ کی تقریر

کالیکٹ شہر میں ہندو دانشوروں کی ایک تنظیم Shantui guru kula charitable Trust کے نام سے جاری ہے جس کی شاخیں کیرلہ کی مختلف اطراف میں ہیں اس تنظیم کی طرف سے مذہبی رواداری اور قومی یکجہتی کے عنوان پر مورخہ ۱۹ تا ۲۵ مئی ایک ہفتہ وار سلسلہ اجلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریر کرنے کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان اور دانشوروں کو مدعو کیا گیا تھا۔

چنانچہ مورخہ ۲۴ مئی ۰۳ء بروز ہفتہ منعقدہ اس اجلاس کا مہمان خصوصی خاکسار تھا شری سوامی ستیہ نندی کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے خاکسار نے توحید باری تعالیٰ پیشوایان مذاہب کا احترام۔ قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کیلئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیاں جہاد کی حقیقت وغیرہ اُمور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

تقریر کے اختتام پر سوامی جی نے تقریر کے بارے میں اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسی تقریر ہر جگہ ہونا چاہیئے اور اُمید ظاہر کی کہ سبھا کے اِس اقدام میں آپ کا تعاون ہمیشہ ہمیں حاصل رہیگا۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

رانچی جھارکھنڈ میں نیشنل بک سٹال

رانچی مشن میں ماہ جنوری ۲۰۰۳ء میں احمدیہ بک سٹال لگایا گیا جس میں مکرم رزاق احمد خان معلم مکرم فرزان احمد صاحب مبلغ انچارج جمشید پور معلم شیخ انصاری مہو بھنڈاری موسیٰ بنی مکرم عبد الطیف معلم پاکڈ۔ مکرم منیر الشیخ بوکارو۔ مکرم زبیر احمد ہسری اور رانچی کے خدام سید عمران احمد نے بھرپور تعاون دیا آنے والے مہمانوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے گئے۔ آخر وقت میں مکرم عزیز احمد ناصر مبلغ رانچی بھی تشریف لے آئے اس طرح سملیہ و ہسری کے خدام نے بھی تعاون دیا کچھ معززین کو قرآن مجید و دیگر کتب کا تحفہ بھی دیا گیا۔ پہلی بار رانچی نیشنل بک فیئر میں لگے بک اسٹال سے تبلیغی میدان میں کافی فائدہ پہنچا۔ (بشیر احمد صوبائی امیر جھارکھنڈ)

بقیہ صفحہ: (7)

حیدر آباد قائد ضلع لاہور صدر اصلاحی کمیٹی کراچی سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی رکن مرکزی صد سالہ جوبلی سٹینڈنگ کمیٹی اور ڈائریکٹر ناصر فاؤنڈیشن کی حیثیت سے خدمت کی۔ لیکن ان تمام عہدوں سے بہت بڑھ کر جو پہلو خدمت دین کا ان کی ذات پر حاوی رہا اور ان کی شخصیت کی علامت تھا وہ دعوت حق کے لئے ان کا جوش تھا۔ اور یہ جوش ان کے آخری سانس تک ان کے ساتھ رہا۔

وفات

اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے میری والدہ سے کہا کہ ''جو ہوگا عید سے پہلے ہوگا'' والد صاحب نے ۱۴ نومبر ۲۰۰۲ کو وفات پائی۔ یہ دن ۸ رمضان المبارک کا تھا۔ اور یوں جو ہونا تھا عید سے پہلے ہوا۔ قبول احمدیت کے ایک سال بعد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ مرحوم کے ہی الفاظ میں کہتا ہوں کہ ''ہرچہ ازیار خوب است'' ★

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار (مرحوم) درویش قادیان بقضائے الٰہی ۳ مئی ۲۰۰۳ء کراچی (پاکستان) میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ مسجد مبارک ربوہ میں ۵ مئی کو بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ ہماری والدہ بہت نیک دعا گو۔ تہجد گذار اور غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنیوالی اور ہر ایک سے حسن سلوک اور شفقت سے پیش آنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین (سعید احمد انور)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں شاندار رنگ میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے اور اپنی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں نہایت اختصار سے انکا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

بھوہ (یوپی) جماعت احمدیہ بھوہ نے ۱۵ مئی کو شاندار رنگ میں جلسہ کیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر مسلم بھائیوں نے شرکت کی۔ احمدیہ مشن میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم میاں انس احمد۔ مولوی شیخ عبد اللطیف صاحب عزیزہ نرگس بیگم۔ مولوی محمد نعیم احمد۔ اور خاکسار نے تقریر کی رات ۱۰ بجے جلسہ ختم ہوا۔ احباب کی آب زم زم کے تبرک اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

کشن گڑھ (راجستھان) سرکل کشن گڑھ کے تحت ۱۵ مئی کو احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرۃ النبی کے تحت دو اجلاس کئے گئے۔ پہلا اجلاس شام 7.30 بجے جناب ہری یوم ڈاوی جی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں عزیز یوسف علی مکرم سید تنویر علی معلم روپن گڑھ مکرم مولوی سیر محمد معلم سنٹر مورا نے تقریر کی۔

دوسرا اجلاس رات ۱۰ بجے مکرم محمد یوسف علی صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں عزیز احسان علی۔ عزیزہ یسمین انجو۔ رضیہ بانو۔ تنویر احمد نازیہ احمد۔ اور مکرم یعقوب علی صاحب صدر جماعت کشن گڑھ نے تقریر کی۔ رات ۱۲ بجے جلسہ ختم ہوا۔ چار صد کے قریب افراد شامل ہوئے جن میں غیر احمدی اور ہندو دوست شامل تھے۔ (قاری منیر الدین احمد معلم کشن گڑھ ضلع اجمیر راجستھان)

سرینگر (کشمیر) جماعت احمدیہ سرینگر کے زیر اہتمام ۱۵ مئی کو مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ ہوا ایک روز قبل ریڈیو کشمیر سے جلسہ کی خبر نشر ہوئی اور کثیر تعداد میں احمدی مرد و زن نو مبائعین اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ تمام شرکاء جلسہ کیلئے جماعت احمدیہ سرینگر نے دوپہر کے کھانے اور چائے کا انتظام کیا۔ جلسے کی دو نشستیں ہوئیں۔

پہلی نشست دن کے ۱۱ بجے زیر صدارت محترم الحاج عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر منعقد ہوئی جس میں مکرمیاں مولوی عبد المجید صاحب لون (نو مبائع) محمد یوسف صاحب خان ریٹائرڈ ایس پی۔ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب سرجن (ریٹائرڈ) مولوی شیخ طارق احمد صاحب (نو مبائع) غلام نبی صاحب نیر۔ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

دوسری نشست تین بجے محترم عبد السلام صاحب ٹاک کی ہی صدارت میں ہوئی جس میں مولوی شیخ طارق احمد صاحب، عبد الشکور صاحب ٹاک، الحاج محمد شفیع صاحب وانی۔ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب اور مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور عزیز فیصل (بعمر ۵ سال) نے تقریر کی۔

(عبد السلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر)

مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر: مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کے زیر اہتمام محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کشمیر اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کے تعاون سے ۱۸ مئی کو شاندار رنگ میں جلسہ سیرۃ النبی ناصر آباد سے باہر مین روڈ پر واقع عید گاہ میں وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی پہلی نشست ۱۲ بجے مکرم سر یر احمد صاحب لون صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ بعدہ مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور، مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب ناصر آباد کے زیر اہتمام تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ جلسہ میں مکرم غلام نبی صاحب نیر، مکرم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب لون زونل قائد نے تقریر کی۔ خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کی رپورٹ اخبار الصفا اور سرینگر ٹائمز میں شائع کی۔ (منیب الرحمٰن میر قائد علاقائی کشمیر)

بلاری (کرناٹک) جماعت احمدیہ بلاری میں ۱۶ مئی کو بعد نماز جمعہ بمقام اندرا نگر مبیٰ بیکری میں شدید مخالفانہ ماحول میں شاندار رنگ میں جلسہ ہوا۔ جسکی صدارت محترم ابو نعیم صاحب انسپکٹر صدر جماعت بلاری نے کی۔ مکرم حاجی فیروز پاشاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی و علاقائی نے تلاوت کے بعد عہد خدام الاحمدیہ و اطفال دوہرایا۔ بعدہ خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

ایسا اجتماع جماعت احمدیہ بلاری میں پہلی بار ہوا۔ غیر از جماعت افراد مرد و زن بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والوں کو محترم قائد صاحب کی جانب سے صدر اجلاس نے انعامات دئے۔ بعدہ مکرم مولوی عبد القیوم صاحب صابر۔ مکرم قائد صاحب علاقائی اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بلاری نے خطاب کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم قائد صاحب مقامی و علاقائی کی جانب سے تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا بعدہ حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سنا تمام حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

(حاجی فیروز پاشاہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بلاری و علاقائی کرناٹک)

کوسمبی (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ کوسمبی کے تحت ۲۸ اپریل کو مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ کے مکان پر جلسہ ہوا جسکی صدارت محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ صدر لجنہ کوسمبی نے کی۔ تلاوت عہد و نظم کے بعد مکرمات امۃ الرؤف نعیمہ صاحبہ۔ سنجیدہ سلطانہ صاحبہ۔ مشتری خاتون صاحبہ امۃ الکریم فردوس صاحبہ قرۃ العین۔ زاہدہ فردوس فرخندہ عمر صاحبہ اور خاکسار نے تقریر کی۔

(سیدہ شاہدہ پروین جنرل سیکرٹری لجنہ کوسمبی)

بقیہ صفحہ: (۱)

سا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دُعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔ ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اٹھا نہیں لاتا۔ وہ اسی وقت گیا اور اسے اٹھا کر لے چلا۔ کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت ﷺ نے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے۔ اور تو بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا۔ (الحجرات) اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بیکار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے اَلْقُطْبُ قَدْ يَزْنِي کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کیلئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ۔ (البلد: ۱۸ ع س) کہ وہ صبر اور رحم کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمۃ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۹۔ ۶۰ جدید ایڈیشن)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

ویسٹرن ریجن غانا میں سالانہ آرٹس و کلچر میلہ کے موقع پر

احمدیہ بکسٹال

ریڈیو کے ذریعہ قریباً دو ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا

(فهیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ)

غانا کے ویسٹرن ریجن میں ہر سال آرٹس و کلچر میلہ منعقد ہوتا ہے جس میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے غانین کلچر کو فروغ دینے کے لئے مختلف اشیاء کے نمائشی سٹالز لگائے جاتے ہیں۔ امسال یہ میلہ ۶ تا ۱۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کو "ٹاکوراڈی اور سیکنڈی" جڑواں شہروں میں منعقد ہوا۔

احمدیہ بکسٹال

گو یہ ایک کلچرل میلہ تھا لیکن جماعت احمدیہ ٹاکوراڈی نے تبلیغ کے نقطہ نظر سے ایک بک سٹال لگانے کا فیصلہ کیا، اس لئے پورے میلہ میں کتابوں کا سٹال صرف جماعت کا ہی تھا۔ ہمارے سٹال پر انگریزی، عربی اور غانا کی تقریباً سبھی زبانوں میں جماعت کا لٹریچر وافر مقدار میں موجود تھا۔

مورخہ ۷ دسمبر کو افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں آنریبل ریجنل منسٹر و ڈپٹی منسٹر ویسٹرن ریجن اور دوسری اہم شخصیات نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب کے بعد ڈپٹی ریجنل منسٹر Miss Sofiah Hanna Sam، مختلف سٹالز کا معائنہ کرتے ہوئے احمدیہ سٹال پر بھی تشریف لائیں۔ اس موقعہ پر مکرم نوید احمد عادل صاحب مربی سلسلہ نے ان کی خدمت میں جماعت کے لٹریچر میں سے "اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ، ریویو آف ریلیجنز اور احمدیہ مسلم مشن غانا کے پمفلٹ تحفۃً پیش کئے جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

ہمارے دن کا آغاز صبح نو بجے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوتا تھا۔ اس کے بعد سارا دن گاہے بگاہے احمدیہ نغمات اور دوسری آڈیو کیسٹس کا سلسلہ جاری رہتا۔ شام ہوتے ہی سوال و جواب کی ویڈیو کیسٹس شروع ہو جاتیں جو دور سے ہی لوگوں کو ہمارے سٹال کی طرف کھینچ کر لاتی تھیں۔

اس بارہ میں دن کے عرصہ کے دوران ایک اندازے کے مطابق دس ہزار سے زائد افراد نے ہمارے سٹال پر وزٹ کیا۔ پندرہ لاکھ سیڈیز سے زیادہ کی کتابیں فروخت ہوئیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا۔ سینکڑوں افراد سے سٹال پر ہی تبلیغی گفتگو ہوئی اس میلہ کی انتظامیہ کی طرف سے Good News FM ریڈیو سٹیشن کو میلہ کی پبلسٹی اور بعض اوقات رواں تبصرہ کے لئے مدعو کیا تھا۔ جن کا سٹال ہمارے سٹال کے قریب ہی تھا۔ بلکہ اکٹھا ہونے کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے ہمسایہ کہہ کر بلانے لگ گئے تھے۔ پہلے دن سٹالز کا تعارف کرواتے ہوئے انہوں نے ریجنل مشنری مکرم نوید احمد عادل کا ایک مختصر انٹرویو براہ راست نشر کیا جس میں جماعت کے سٹال اور اس پر موجود کتابوں کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد بھی جب کبھی براہ راست نشریات کے سلسلہ میں سٹالز کا تعارف کرواتے تو ہمیشہ جماعت کے سٹال سے شروع کرتے اور ہمیشہ یہ ذکر کرتے کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم احمدیہ مشن کے ہمسائے ہیں۔ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ انگریزی زبان میں پڑھ کر آغاز کرتے جس کا بینر ہمارے سٹال پر لگا تھا۔ کبھی کہتے کہ ہمارے ریڈیو سٹیشن کا نام Good News FM اور احمدیہ مشن والے قرآن کی Good News دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ یہ ریڈیو اسٹیشن سب سے وسیع رینج والا ہے اس لئے ایک اندازہ کے مطابق اس طور پر جماعت کا پیغام تقریباً دو ملین افراد تک پہنچا ہے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

مجموعی طور پر یہ بکسٹال انتہائی کامیاب رہا اور اکثر لوگوں نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر جس کے اوپر انگریزی زبان میں لکھا تھا "مسیح کی بعثت ثانی"۔ خاص دلچسپی کا موجب رہی بلکہ اکثر اوقات اسی سے بات چیت کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

مورخہ ۱۵ دسمبر کو مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا بذات خود سٹال پر تشریف لائے۔ کارکنان کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔

احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس غانا (AMSUNG) کے طلباء و طالبات نے اس بکسٹال کو بڑی محنت سے چلایا۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بکسٹال بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سب حصہ لینے والوں اور خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام پروگرامز سے پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے۔ آمین

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2003ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ :۔ ۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو Stamp Size یکم جولائی 2003 تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں۔ (۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر انکے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلبا کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔ ☆۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع جائزہ کے بعد دی جائے گی۔ ☆۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ ☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم۔ سرد کپڑے رضائی۔ بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔ ☆۔ یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب :۔ تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔ **انٹرویو**: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔ **نوٹ**:۔ معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کر دیا گیا ہے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان بابت داخلہ معلمین کلاس جامعۃ المبشرین

جملہ امراء صاحبان صدر جماعت مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2003 سے نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اب معلمین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔ اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے۔ اُمیدواران کا داخلہ فارم تصدیق کرتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۳ سے شروع ہو رہا ہے خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ :۔ ۱۔ درخواست دہندہ وقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو (۵) عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیر جماعت صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز یکم جولائی 2003 تک ارسال کریں اور اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہوں گے۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لیکر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کیلئے آئیں۔ امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں

نصاب داخلہ :۔ تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ **اردو**:۔ ایک مضمون ایک درخواست گرائمر نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہوں گے۔ **انگلش** :۔ مضمون درخواست، اردو سے انگریزی انگریزی سے اردو، گرائمر۔ **انٹرویو**۔ اسلامیات جنرل نالج انگلش ریڈنگ قرآن کریم ناظرہ۔ **حفظ کلاس** :۔ داخلہ کیلئے عمر دس بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 •2370509

قرارداد تعزیت

بروفات حسرت آیات سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

ازطرف لجنہ اماء اللہ بھارت ولجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ بھارت کی یہ قرارداد تعزیت اور خلافت خامسہ سے عہد وفا کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے آئندہ بھی ہم قرارداد تعزیت کے خلاصے پیش کر کے متعلقہ تنظیموں کے دلی جذبات قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ، سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ اور حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ اُمّ طاہرؓ کے فرزند ارجمند تھے۔آپ 18 دسمبر 1928ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے میٹرک کیا اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی کر کے ربوہ میں دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔اور 7 دسمبر 1949ء کو شاہد کی ڈگری حاصل کی۔پھر حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ سفر یورپ کیلئے اپریل 1955ء میں تشریف لے گئے۔وہاں لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل سٹڈیز میں تعلیم حاصل کی اور ساتھ ساتھ یورپ کے معاشرہ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔4 اکتوبر 1957ء کو آپ واپس ربوہ تشریف لائے۔اور جماعتی خدمت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

12 نومبر 1958ء کو آپ ناظم ارشاد وقفِ جدید مقرر ہوئے۔نومبر 1960ء سے ستمبر 1966ء تک نائب صدر خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیئے۔1961ء میں ممبر افتاء کمیٹی مقرر ہوئے۔نومبر 1966ء سے نومبر 1969ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدہ پر خدمات ادا کیں۔جنوری 1970ء میں ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن سکیم مقرر ہوئے۔یکم جنوری 1979ء میں صدر مجلس انصار اللہ منتخب ہوئے۔1980ء میں احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کے سربراہ مقرر ہوئے۔1967ء سے ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ میں تقریر فرماتے رہے۔پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کے بعد 10 جون 1982ء کو تمام جماعت نے متفقہ طور پر آپ کو چوتھا خلیفہ منتخب کیا۔

آپؒ کے 21 سالہ دور خلافت میں جماعت نے نہایت حیرت انگیز ترقی کی۔آپؒ کی سب سے پہلی تحریک داعی الی اللہ کی تھی۔جس پر جماعت کے مردوزن نے فوری طور پر لبیک کہا اور ساری دنیا میں اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔آپؒ کے دیئے گئے لائحہ عمل اور ہدایات کے مطابق کام کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے افضال بارش کی طرح برسنے شروع ہو گئے۔اور جماعت کی سالانہ بیعتوں کی تعداد میں ہر سال دوگنا اضافہ ہوتا گیا اور آج کروڑوں تک یہ تعداد پہنچ چکی ہے۔الحمدللہ۔

☆-لجنہ اماء اللہ کے ساتھ آپ کو دلی تعلق تھا۔آپ نے اپنے پہلے خطاب میں اپنی ایک خاص رویاء کا ذکر فرمایا۔آپؒ فرماتے ہیں:

''جب ابھی میں غالباً جامعہ کا طالب علم تھا تو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا......ایک مجلس ہے جس میں مختلف علماء......کے درمیان احمدیت کی سچائی یا بطلان کی گفتگو ہو رہی ہے۔اور کچھ عرصہ بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ جو احمدی علماء ہیں وہ جس طرح جواب دینے کا حق ہے ویسا جواب نہیں دے رہے......تو میں اٹھ کر جواب کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں اور عجیب فقرہ کہتا ہوں کہ میرے وہم وگمان میں بھی وہ بات نہیں آسکتی تھی۔اس زمانے میں یہ فقرہ بالکل ہی غیر معمولی اور اجنبی فقرہ تھا لیکن میں بات ہی اس طرح شروع کرتا ہوں کہ بعض دفعہ بعض تیر خاص وقتوں کیلئے بچا کر رکھے جاتے ہیں لیکن ان کے استعمال کا وقت توقع سے پہلے آجاتا ہے اور میں لجنہ اماء اللہ کے اُن تیروں میں سے ایک تیر ہوں جو خاص وقت کیلئے بچا کر رکھے گئے تھے لیکن اس سے پہلے وہ وقت آگیا ہے۔اب اس معاملہ کو میں اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں''۔بہر حال میں جو گفتگو کرتا ہوں اس سے ایکدم کایا پلٹ جاتی ہے اور سارے مخالفین سر پھینک کر ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے ہیں تو اس رویاء سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری خلافت کا لجنہ اماء اللہ سے ایک گہرا تعلق ہے۔لجنہ اماء اللہ کے تیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کا ایک تیر ہے جو دنیا کیلئے پھینکا جارہا ہے۔اس کا جو بھی مطلب ہے میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ میرے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لجنہ جماعتی خدمات میں بہت ہی مستعد ہوگی اور بہت قوت کے ساتھ میری مدد کرے گی۔یہ تعبیر اس لئے کی ہے کہ تیر تو چلتا ہے لیکن تیر کو چلانے والے ہاتھ پیچھے ہوتے ہیں اور ان ہاتھوں کی طاقت تیروں میں منتقل ہوتی ہے۔پس مجھے لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ایک تیر کہنا۔اس سے مراد یہ ہے کہ انشاء اللہ میری ہر تحریک پر لجنہ اماء اللہ بڑی قوت کے ساتھ عمل کرے گی اور اس کی طاقت کے زور سے دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچے گا''۔

آپؒ کے اس رویاء کے بیان کرنے اور تعبیر کرنے سے لجنہ اماء اللہ کی ایک ایک ممبر کا حوصلہ بلند ہو گیا اور وہ آپ کی ہر تحریک پر عمل کرنے کیلئے تن من دھن نچھاور کرنے کیلئے تیار ہو گئیں۔

☆-آپ نے جلسہ سالانہ 1982ء میں مستورات سے خطاب میں حقیقی اسلامی پردہ کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔اور فرمایا کہ چادر کا پردہ اسلامی پردہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔چنانچہ آپ کے اس خطاب کا ایسا اثر ہوا کہ وہ عورتیں جو برقعہ چھوڑ کر چادر کا پردہ شروع کر چکی تھیں انہوں نے آناً فاناً چادریں پھینک کر برقعہ کا پردہ شروع کر دیا اور حضور کی خدمت میں معافی کی طلب گار ہوئیں جس کا ذکر آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔

پھر تحریک جدید کے دفتر سوم کی ذمہ داری آپ نے لجنہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہیں تو ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا یہ حسین نظارہ سامنے آتا ہے۔چنانچہ اسی طرح ہوا اور لجنہ نے اس ارشاد پر پورے جوش وخروش سے عمل کیا۔

☆-حضورؒ کا ایک بہت بڑا کارنامہ Revelation Rationality Knowledge and Truth کی تصنیف ہے۔خدا کے فضل سے ہندوستان کی ایک لجنہ مدراس کو حضور کی اس کتاب پر خصوصی کام کی توفیق عطا ہوئی ہے اور نہایت محنت سے نوجوان ممبرات نے اس کتاب کے بیان کردہ مضامین کو چارٹس کے ذریعہ پیش کیا ہے اور امید ہے کہ اس نمائش کے عمدہ نتائج نکلیں گے۔انشاء اللہ۔

☆- 1989ء میں حضورؒ نے سب ذیلی تنظیموں کو براہ راست اپنے تحت کرنے کا اعلان فرمایا جس کی وجہ سے تنظیموں میں ایک نئی جان پڑ گئی۔اور آپؒ کی براہ راست ہدایات اور راہنمائی میں تنظیمات ترقی پر ترقی حاصل کرتی چلی جارہی ہیں۔

☆-حضورؒ نے U.K. اور جرمنی کے جلسہ سالانہ میں مستورات سے خطاب میں گذشتہ دور ابتلاء کے دوران احمدی مستورات کی دل گداز قربانیوں کے ذکر کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔

☆-1993ء میں حضورؒ نے بین الاقوامی لجنہ کو ایک خصوصی پیغام دیا جس میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ دنیا کو مادہ پرستی کی اندھی دوڑ سے بچانے اور خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق قائم کرانے کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے کام کو اپنا مطمح نظر اور مقصد بنائیں۔چنانچہ اس کے بعد ساری دنیا کی لجنات نے اس میدان میں بھی پوری قوت سے کام شروع کر دیا۔لجنہ بھارت کو اور خاص طور سے لجنہ قادیان کو اس سلسلہ میں بھرپور محنت کی سعادت نصیب ہوئی

☆-نئی صدی کے پہلے سال 2000ء میں قادیان میں لجنہ بھارت کے نئے دفتر کی تعمیر،تبلیغی وتربیتی کاموں کے لئے گاڑی اور دفتری کاموں کیلئے ابھی حال میں فوٹو اسٹیٹ مشین عنایت فرمانا،ہم پر آپؒ کی شفقت کی ہمیشہ یاد دلاتی رہیں گی۔

یہ بابرکت وجود،ہمارا پیارا امام آج ہم میں موجود نہیں۔ہم سب گواہ ہیں اس بات پر کہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ اسلام کیلئے وقف رکھا۔ہم آپؒ کے الفاظ میں ہی آپ کی پاک روح کو مخاطب کر کے عرض کرتی ہیں کہ ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گی اور یہ عہد کرتی ہیں کہ اے جانے والے اگر اس دنیا میں تیری روح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پاسکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اُس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گی۔

اے ہمارے پیارے خدا ہمارے پیارے آقا پر اپنی رحمتوں کی بارش برسا اور اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرما۔اور ہم کمزور بندیوں کو توفیق عطا فرما کہ جو عہد ہم کرتی ہیں کہ ''اپنی جان مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کیلئے تیار رہیں گی''۔اُس کو پورا کرنے کیلئے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کوشش کرتی رہیں۔آمین یارب العالمین۔

اقرار عہد وفا اور بیعت

ازطرف ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت وممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان

زیر ریزولیشن نمبر 230/23.4.03

خلافت احمدیہ زندہ باد

بخدمت سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ حضور پر نور کو خلافت کی ردا بہت بہت مبارک فرمادے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور ہر آن تائید ونصرت فرماتا چلا جائے۔آمین اللھم آمین۔

سیدنا و امامنا! مسیح الزماں کی پیاری بستی قادیان دارالامان میں رہنے والی ہم کمزور بندیاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں یہ عہد کرتی ہیں کہ

''ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہ کے چراغ بجھادیں گے اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے اور اے آنے والے! ہم تجھ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم قیام شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہوسکتیں دُعائیں کر کے تیری مدد کریں گے''

اے خدائے رحیم وکریم۔تو ہمیں اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین۔

والسلام

ہم ہیں ممبرات مجلس عاملہ لجنہ بھارت اور ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ قادیان

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو آگاہ کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 15219۔ میں قانتہ فیض زوجہ مکرم فیض احمد صاحب قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن سریتا وہار ڈاکخانہ سریتا وہار ضلع دہلی صوبہ دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23.9.02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ حق مہر-/5000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی چین ایک عدد وزن 30.250 گرام۔ ہار ایک عدد وزن 20.250 گرام۔ انگوٹھیاں طلائی چھ عدد وزن 18.000 گرام کان کے کانٹے دو جوڑی وزن 20.500 گرام۔ کڑے طلائی دو عدد وزن 20.500 گرام۔ ایک عدد چین مزید قیمت اندازاً 3.000 گرام۔ قیمت اندازاً 56940۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ماہوار خورونوش کے اخراجات اندازاً ایک ہزار روپیہ پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی نیز اس کے علاوہ آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.10.2002 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

فیض احمد ابن مکرم شاہ محمد تسنیم احمد دہلی — قانتہ فیض زوجہ فیض احمد دہلی — رفیق احمد قادیان

وصیت نمبر 15220۔ میں عبدالعزیز صادق ولد مکرم عبدالرحیم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1974 ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ۔ ضلع کلکتہ۔ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.3.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جس مکان میں میری رہائش ہے یہ کرایہ کا ہے ذاتی نہیں ہے۔ میں اس وقت ایک پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں جہاں سے مجھے ماہوار مبلغ-/4600 روپے فی الحال تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس آمد کا 1/10 حصہ تازندگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت مورخہ 1.4.02 سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ — العبد — گواہ

امیر عزیز احمدی ولد عبدالعزیز صادق کلکتہ — عبدالعزیز صادق — مظفر اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر 15221۔ میں نزہت عزیز زوجہ مکرم عبدالعزیز صادق قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ۔ ضلع کلکتہ۔ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.3.02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ زمین دو کٹھہ سات چھٹانک دس سکوائر فٹ ہے۔ یہ زمین J.L No 58 رام چندر پور۔ تھانہ سنار پور ضلع چوبیس پرگنہ ساؤتھ کلکتہ میں واقع ہے جس کا خسرہ نمبر 275/1591&275/1595 ہے یہ زمین سن 2000 میں ایک لاکھ روپیہ میں خریدی گئی تھی۔

۲۔ جائیداد منقولہ زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ چار انگوٹھیاں وزن دس گرام سات سولی گرام۔ تین جوڑی کان کی بالیاں تیس گرام آٹھ سولی گرام گلے کا چین ایک عدد نو گرام تین سولی گرام ناک کا کوکا چار عدد دو سولی گرام کل وزن چوالیس گرام جسکی میزان اندازاً بیس ہزار چھ صد اسی روپے بنتی ہے۔

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند چار ہزار روپے ہے۔ میں اس جائیداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان 1/10 کرتی ہوں۔ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ماہوار مبلغ پانچ صد روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کرتی رہوں گی میری وصیت 1.4.02 سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا

گواہ — الامۃ — گواہ

مظفر اقبال چیمہ قادیان — نزہت عزیز — عبدالعزیز صادق کلکتہ

وصیت نمبر 15222۔ میں ریحانہ بیگم زوجہ مکرم مظہر احمد صاحب بانی قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.3.02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

چوڑیاں۔ انگوٹھیاں۔ گلے کا ہار۔ کانوں کے بندے وغیرہ کل وزن 350 گرام قیمت-/1,75000 روپے۔

حق مہر وصیت کرنے سے بہت پہلے ادا ہو چکا ہے۔

غیر منقولہ جائیداد۔ ٹینگرہ کلکتہ میں ایک دو منزلہ عمارت خریدی گئی ہے جس میں میرا چوتھا حصہ ہے کل مالیت عمارت بیس لاکھ روپے میرے حصہ کی رقم اندازاً پانچ لاکھ روپے ہے۔ خاکسار کو ماہانہ مبلغ -/2000 روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اس کے بعد بھی اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ — الامۃ — گواہ

مظہر احمد بانی — ریحانہ بیگم — جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15227: میں امۃ الباری زوجہ مکرم محمد صادق صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن الہ آباد ڈاکخانہ الہ آباد ضلع الہ آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.6.2000 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اسکے علاوہ اگر آئندہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.3.02 سے نافذ العمل کی جائے۔

زیورات طلائی: نولکھا کڑا طلائی نگدار موجودہ قیمت 24000.00 کلائی بند 8,000.00 چوڑیاں 13,800.00 چوڑیاں 4,060 بندے 4,000.00 بندے 2,500.00 ٹاپس 2,350.00 ٹاپس 3,200.00 ٹاپس 2,000.00 ناک کا پھول 400.00 بٹن 3,500.00 کل قیمت 67.810.00 کل وزن زیورات 132.800 زیورات نقرئی۔ پازیب کی رنگ، کڑا۔ سلائی 225 گرام موجودہ قیمت-/1575 روپے۔ میرا حق مہر-/1000 روپے تھا جو میں لے چکی ہوں۔

(۲) میرے سسرال کی جائیداد کا جو بھی حصہ مجھے پیسہ کی صورت میں ملا وہ میں اپنے بیٹوں کو دے چکی ہوں۔

۳۔ میرے میکہ کی جائیداد کا جو حصہ بھی میرا بنتا تھا وہ میں اپنے بھائی کو دے چکی ہوں۔ مذکورہ دونوں جائیدادوں میں اب میرا کوئی حصہ نہیں ہے۔ میرا سارا خرچ میرے بیٹے کرتے ہیں میں اپنی خوشی سے ہر ماہ 500 روپے لیتی ہوں اس کا بھی 1/10 حصہ آمد ہر ماہ باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

ادریس احمد اسلم — امۃ الباری — سعادت احمد جاوید قادیان

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

اڑیسہ اور سکم کے قومی اخبارات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبریں

ବିଶ୍ୱ ଅହମଦିଆ ମୁସଲିମ ସମ୍ପ୍ରଦାୟର ସର୍ବୋଚ୍ଚ ଗୁରୁ ହଜରତମିର୍ଜା ତାହିର ଅହମ୍ମଦଙ୍କ ପରଲୋକ

ଭୁବନେଶ୍ୱର, ୨୧।୪ (ସ.ବ୍ୟୁ.): ବିଶ୍ୱ ଅହମଦିଆ ମୁସଲିମ ସଂଘର ସର୍ବୋଚ୍ଚ ଗୁରୁ (ଖଲିଫା) ହଜରତ ମିର୍ଜା ତାହିର ଅହମ୍ମଦ ସାହେବ ଆଉ ଇହଜଗତରେ ନାହାନ୍ତି। ଚଳିତ ଅପ୍ରେଲ ୧୯ ତାରିଖ ୨୦୦୩ରେ ଲଣ୍ଡନଠାରେ ତାଙ୍କର ଦେହାବସାନ ଘଟିଛି

୧୯୮୨ରେ ସେ ବିଶ୍ୱ ଅହମଦୀୟା ମୁସଲିମ ସମ୍ପ୍ରଦାୟର ୪ର୍ଥ ସର୍ବୋଚ୍ଚ ଧର୍ମଗୁରୁ ବା ଖଲିଫା ନିର୍ବାଚିତ ହେବା ପୂର୍ବରୁ ବହୁ ଲୋକ ସେବା ସଙ୍ଗଠନରେ ସାଧାରଣ ଜନତାର ସେବାରେ ବ୍ରତୀ ଥିଲେ ଏବଂ ବିଶେଷକରି ଦରିଦ୍ର ନାରାୟଣ ସେବାରେ ନିୟୋଜିତ ଥିଲେ।

୧୯୮୪ ମସିହା ଜୁନ୍ ମାସ ୨୬ ତାରିଖରେ ପାକିସ୍ତାନ ଜେନେରାଲ ଜିଆଉଲହକ ଅହମଦୀୟା ବିରୋଧୀ ଅଧ୍ୟାଦେଶ ଜାରି କରିବାରୁ ସେ ଲଣ୍ଡନ ଯିବାକୁ ବାଧ୍ୟ ହୋଇଥିଲେ। ସେଠାରେ ଅହମଦୀୟା ମୁସଲିମ ସମ୍ପ୍ରଦାୟ ୧୭୬ଟି ଦେଶରେ ନିଜର ସଙ୍ଗଠନ ବିସ୍ତାର କରିବା ନିମନ୍ତେ କାର୍ଯ୍ୟ କରିଥିଲେ। ମୁସଲିମ ଟେଲିଭିଜନ ଅହମଦୀୟା ଦ୍ୱାରା ବିଭିନ୍ନ ଭାଷାରେ ତୃତୀୟ ବିଶ୍ୱରେ ଥିବା ସମସ୍ତ ରାଷ୍ଟ୍ରରେ ଅହୋରାତ୍ର ୨୪ ଘଣ୍ଟା ହୋମିଓପାଥିକ ଚିକିତ୍ସାଠାରୁ ଆରମ୍ଭ କରି ବିଭିନ୍ନ ଉପାଦେୟ ଶିକ୍ଷାର ମଧ୍ୟ ପ୍ରସାରଣ କରିଥିଲେ। ତାଙ୍କ ଦ୍ୱାରା ରଚିତ ରିଭିଲେସନ, ନଲେଜ ଆଣ୍ଡ ଗ୍ରୋଥ୍ ପୁସ୍ତକ ଏକ ମାଇଲଖୁଣ୍ଟ ସଦୃଶ।

"ସମ୍ବାଦ" ଭୁବନେଶ୍ୱର 22-4-2003

ଖଲିଫା ହଜରତ ମୀର୍ଜାଙ୍କ ପରଲୋକ

ଭୁବନେଶ୍ୱର,୨୧।୪: ବିଶ୍ୱ ଅହମଦିୟା ମୁସଲିମ୍ ସଂଘର ସର୍ବୋଚ୍ଚ ଗୁରୁ (ଖଲିଫା) ହଜରତ ମୀର୍ଜା ତାହିର ଅହମ୍ମଦଙ୍କର ୧୯ ତାରିଖରେ ଲଣ୍ଡନରେ ପରଲୋକ ହୋଇଯାଇଛି। ସେ ୧୯୮୨ରେ ଅହମ୍ମଦ ବିଶ୍ୱ ଅହମଦୀୟା ମୁସଲିମ୍ ସଂପ୍ରଦାୟର ୪ର୍ଥ ସର୍ବୋଚ୍ଚ ଧର୍ମଗୁରୁ ବା ଖଲିଫା ନିର୍ବାଚିତ ହେବା ପୂର୍ବରୁ ବହୁ ଲୋକ ସେବା ସଂଗଠନରେ ସାଧାରଣ ଜନତାର ସେବାରେ ବ୍ରତୀ ଥିଲେ। ତାଙ୍କ ନେତୃତ୍ୱରେ ଅହମଦୀୟା ମୁସଲିମ ସଂପ୍ରଦାୟ ୧୭୬ଟି ଦେଶରେ ନିଜର ସଂଗଠନ ବିସ୍ତାର କରିପାରିଥିଲା। ତାଙ୍କର ଦେହାବସାନ ଖବର ସମଗ୍ର ବିଶ୍ୱରେ ଅହମଦୀୟା ମହଲରେ ଶୋକର ଛାୟା ଖେଳାଇ ଦେଇଛି।

"ସମ୍ବାଦ" ଭୁବନେଶ୍ୱର 22-4-2003 Page-3

ହଜରତ ମିର୍ଜା ତାହିର ଅହମ୍ମଦଙ୍କ ପରଲୋକ

ଭୁବନେଶ୍ୱର, ତା୨୫।୪– ଆନ୍ତର୍ଜାତିକ ଅହମ୍ମଦିୟା ମୁସଲିମ ଜମାଅତର ମୁଖ୍ୟ ହଜରତ ମିର୍ଜା ଅହମ୍ମଦଙ୍କର ଗତ ୧୯ ତାରିଖରେ ଲଣ୍ଡନଠାରେ ପରଲୋକ ଘଟିଛି। ସେ ୧୯୨୮ ମସିହାରେ ପଞ୍ଜାବରେ ଜନ୍ମଗ୍ରହଣ କରିଥିଲେ। ସେ ଅହମ୍ମଦିୟ ମିଶନାରୀ କଲେଜ ଏବଂ ପଞ୍ଜାବ ବିଶ୍ୱବିଦ୍ୟାଳୟରୁ ଆରବୀରେ ଅନର୍ସ ଉପାଧି ମଧ୍ୟ ଲାଭ କରିଥିଲେ। ୧୯୫୫ରେ ସେ ଅଧିକ ଶିକ୍ଷାଲାଭ ପାଇଁ ଲଣ୍ଡନ ବିଶ୍ୱବିଦ୍ୟାଳୟର ସ୍କୁଲ ଅଫ୍ ଓରିଏଣ୍ଟାଲ ଏଣ୍ଡ ଆଫ୍ରିକାନ ଷ୍ଟଡ଼ିଜରେ ଅଧ୍ୟୟନ କରିଥିଲେ। ୧୯୮୨ ଜୁନ୍ ୧୦ ତାରିଖରେ ଅହମ୍ମଦିୟା ସଂପ୍ରଦାୟର ଚତୁର୍ଥ ଖଲିଫା ରୂପେ ଅଧିଷ୍ଠିତ ହେବା ପୂର୍ବରୁ ସେ ଅନେକ ଧାର୍ମିକ, ସାମାଜିକ କାର୍ଯ୍ୟରେ, ବିଶେଷକରି ଅବହେଳିତ ବର୍ଗଙ୍କ ସେବାରେ ନିଜକୁ ନିୟୋଜିତ କରି ରଖିଥିଲେ। ୧୯୮୪ରେ ପାକିସ୍ଥାନର ତତ୍କାଳୀନ ସାମରିକ ଶାସକ ଜିଆଉଲ ହକ୍ ଅହମ୍ମଦିଆ ବିରୋଧୀ ଅଧ୍ୟାଦେଶ ଜାରି କରିବାରୁ ତାଙ୍କୁ ଦେଶ ଛାଡ଼ି ଲଣ୍ଡନ ଯିବାକୁ ପଡ଼ିଥିଲା।

ସମାଜ କଟକ Page-11

بھونیشور 21.4.03 عالمگیر مسلم جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے گرو (خلیفہ) حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اب اس دُنیا میں نہیں رہے۔ ۱۹/اپریل ۲۰۰۳ بمقام لندن ان کی وفات ہوگئی۔ 1982 میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے یہ بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف رہتے تھے اور خاص طور پر غرباء کی ہمدردی کی طرف دھیان دیتے تھے۔ 26 جون 1984ء میں پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کی جانب سے احمدیت کی مخالفت میں آرڈیننس جاری ہونے پر وہ لندن ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے وہاں پر انہوں نے ایک سو چھتیس ممالک میں جماعت احمدیہ کے قیام کے سلسلہ میں سعی فرمائی۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ تیسری دُنیا کے تمام ممالک میں دن رات 24 گھنٹے ہومیوپیتھی علاج سے لیکر مختلف علمی موضوعات پر مشتمل نشریات کو جاری کیا۔ ان کی کتاب ریولیشن ریشنلٹی نالج اینڈ ٹرتھ علمی دنیا کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

(سمباد بھونیشور 22.4.03)

بھونیشور 21.4.03 عالمگیر مسلم جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب 19 تاریخ کو لندن میں وفات پاگئے۔ آپ 1982 میں عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے چوتھے خلیفہ منتخب ہونے سے قبل بہت سے رفاہی کاموں میں مصروف رہا کرتے تھے۔ ان کی قیادت میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر 176 ممالک میں اپنا مرکز قائم کرچکی ہے۔ ان کی وفات کی خبر تمام ممالک میں بسنے والے احمدیوں کے لئے انتہائی رنج و غم کا باعث بنی۔

(سمباد بھونیشور 22.4.03 صفحہ 3)

بھونیشور 25.4.03 عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ ہیڈ (حضرت مرزا طاہر احمد صاحب) کی گزشتہ دنوں ۱۹ تاریخ کو لندن میں وفات ہوگئی وہ 1928 میں صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے احمدیہ مسلم مشنری کالج اور پنجاب یونیورسٹی سے عربی آنرس کی ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔ 1955 میں مزید تحصیل علم کی خاطر لندن یونیورسٹی سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز میں تعلیم حاصل کی۔ 10 جون 1982 کو خلیفہ منتخب ہونے سے قبل مختلف مذہبی سماجی خدمات بالخصوص پسماندہ طبقہ کی خدمت میں مصروف رہا کرتے تھے 1984 میں پاکستان میں اُس وقت کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے جماعت احمدیہ مسلمہ کے خلاف آرڈیننس جاری کرنے پر آپ ملک چھوڑ کر لندن ہجرت کرگئے تھے

(سماج کٹک 26.4.03 صفحہ 11)

حضرت مرزا مسرور احمد احمدیہ مسلم جماعت کے نئے خلیفہ مقرر کیے گئے ہیں بطور امام جماعت احمدیہ آپ کا انتخاب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی وفات کے بعد 23 اپریل کو ہوا۔

(ویک اینڈ سکم 6/12 جون 2003ء)

باسی کڑی میں اُبال
مباہلہ میں ہار کر پھر مباہلہ کی یاد

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے مرکزی سنی جماعت برطانیہ کے رہنماؤں کی طرف سے جاری کردہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان مذہبی رہنماؤں نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اخباری بیانات کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے نئے خلیفہ مرزا مسرور احمد ان کے روبرو آکر مباہلہ کریں۔

مباہلہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے کہ خدا تعالیٰ کس فریق کے ساتھ ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے جماعت احمدیہ کو دنیا کے کونے کونے میں وسعت و ترقی اور نئے ملکوں میں جماعت کے قیام کی شکل میں غیر معمولی تاریخ ساز ترقیات سے نواز کر ثابت کردیا ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کے ناجی ہونے کا تعلق ہے۔ وہ رسول کریم ﷺ کی حدیث سے واضح ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب میری اُمت 72 فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں 71 فرقے ناری ہوں گے یعنی ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور ایک جماعت ایسی ہوگی جو ناجی ہوگی۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اس سلسلہ میں پاکستانی اسمبلی کا 7 ستمبر کا فیصلہ نہایت اہم ہے جس میں مسلمان فرقوں نے باہم اتحاد کرکے جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا تھا اور اسطرح رسول مقبول ﷺ کی پیشگوئی پوری کردی اور دنیا پر واضح کردیا کہ ناجی جماعت کونسی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا کہ مرکزی سنی جماعت برطانیہ کے رہنماؤں نے جماعت احمدیہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ متعدد بار اعلان کرچکی ہے کہ وہ آیت خاتم النبیین پر پورا ایمان رکھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبیین کی وہی تشریح کرتی ہے جو گزشتہ صلحائے امت اور علماء ربانی کرتے چلے آئے ہیں اور ان کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا مسلک اختیار نہیں کیا گیا۔

(نوائے وقت لندن 13 تا 19 جون 03)

مجلس ختم نبوت کے علماء کے بیان پر جماعت احمدیہ کا تبصرہ

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے برطانیہ سے سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار نوائے وقت لندن ۹ مئی ۲۰۰۳ء میں شائع شدہ مجلس تحفظ نبوت کے علماء خصوصاً مولوی منظور چنیوٹی کے اس بیان پر جس میں جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ مرزا مسرور احمد سے کہا گیا ہے کہ وہ اسلام کے ساتھ وابستہ ہو جائیں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجلس ختم نبوت کے یہ مولوی ہمیں کس اسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اس مسیح اور مہدیؑ کی جماعت سے وابستہ ہیں جس کی خبر ہادی برحق رسول کریم ﷺ نے دی تھی۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلامی تعلیمات کو فروغ دینا اور قرآن مجید کی دنیا بھر میں اشاعت کرنا ہے۔ چنانچہ وہ رات دن دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے تن من دھن کی قربانی کررہی ہے۔ رشید احمد چوہدری نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ 7 ستمبر کو اسمبلی کے فیصلہ کے بعد تو اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ کونسی جماعت ناجی ہے اور کونسے ناری ہیں۔ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی۔

(نوائے وقت لندن 23 تا 29 مئی 03)

متحدہ مجلس عمل پاکستان کے 35 ارکان پارلیمنٹ معطل؟

پاکستان کی سینیٹ کے چیئرمین اور قومی اسمبلی کے سپیکر کو ایک درخواست پیش کی گئی ہے جس میں پاکستانی مولاناؤں کی مذہبی سیاسی تنظیم متحدہ مجلس عمل کے 35 پارلیمنٹیرینوں کو مطلوبہ تعلیمی اہلیت نہ ہونے کے باعث نااہل قرار دینے کیلئے کہا گیا ہے ان میں مولانا فضل الرحمٰن۔ مولانا شاہ احمد نورانی۔ مولانا اقبال حیدر۔ مولانا سمیع الحق جیسے پارٹی کے چوٹی کے ممبران شامل ہیں۔

مولاناؤں نے کہا ہے کہ یہ صدر پرویز مشرف کے خلاف چلائی جانے والی ان کی تحریک کے انتقام میں ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

Vol :52 Tuesday 24 June 2003 Issue No. 25

بوسنیا کی اسلامی مملکت میں

پہلی احمدیہ مسجد بیت السلام کا قیام

☆ مردوں اور عورتوں کیلئے نماز کے ہال ☆ لائبریری ☆ مہمانوں کی رہائش گاہ ☆ مبلغ کوارٹر ☆ خادم مسجد کی رہائش۔

وسیم احمد سروعہ مبلغ سلسلہ بوسنیا

بوسنیا کے بعض پرانے اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۳۰ء میں یہاں احمدیت کا تعارف پہنچا اور بعض رسائل نے اس زمانے میں کافی مثبت طور پر جماعت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد بعض رسائل میں جو ۱۹۳۷ء کے ہیں حضرت مولانا محمد دین صاحب کا ذکر ملتا ہے کہ وہ بلغراد میں احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ ذکر مثبت اور منفی دونوں طور پر پایا جاتا ہے۔ یہاں کے حالات کی بنا پر مولانا محمد دین صاحب کو جلد یہ یوگوسلاویہ سے واپس جانا پڑا۔ ایک لمبے عرصہ تک ایسی کوئی صورت نہ بنی کو جماعت یہاں مبلغ بھجواتی یا پیغام بھجواتی۔

۶ راپریل ۱۹۹۲ء میں دنیا نے بوسنیا کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے قبول کیا تو یہاں جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں قریباً دو لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا گیا اور کئی لاکھ نے یہاں سے ہجرت کی۔ یہ مہاجرین جب دوسرے یورپی ممالک میں گئے تو احمدیوں نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشادات کی بنا پر جہاں تک ہو سکا احمدیوں نے ان مظلوموں کی خدمت کی۔ اس طرح موجودہ دور میں جماعت کا ان سے رابطہ بوسنیا سے باہر ہوا۔ بوسنیا میں جاری جنگ ۱۹۹۵ء کے آخر میں اختتام پذیر ہوئی۔ تب جماعت نے یہاں مشن کھولنے کا فیصلہ کیا۔ خاکسار پہلی بار ۲۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کو بوسنیا آیا۔ یہاں تزلہ (Tuzla) کے قریب ایک چھوٹے سے شہر گراچانشہ (Gracanica) میں ایک چھوٹے سے مکان سے آغاز کیا گیا۔ قریباً ایک سال وہاں کام کرنے کے بعد مناسب خیال کیا گیا کہ مشن ہاؤس دارالحکومت سرائیو (Sarajevo) میں ہو۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۹۷ء میں سرائیو سے کام کا آغاز ہوا۔ چھ ماہ کے بعد بوجوہ اس مکان کا چھوڑنا پڑا اور یکم مئی ۱۹۹۸ء میں سرائیو میں ہی ایک مکان کرائے پر لیا گیا جو موجودہ مشن کے مکمل ہونے تک ہمارے پاس رہا۔ اس بات کی جلد ہی ضرورت محسوس ہونے لگی کہ جماعت کا اپنا مشن ہاؤس ہونا چاہئے۔ مرکز سے ہدایت حاصل کرنے کے بعد ۱۹۹۹ء کے شروع سے ہی مشن ہاؤس کے لئے مناسب جگہ کی تلاش کا آغاز کر دیا گیا۔ یہ کافی مشکل اور تھکا دینے والا کام تھا۔ شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کئی جگہیں دیکھیں، کئی لوگوں سے رابطے ہوئے۔ بعض دفعہ جگہ پسند ہوتی تو بعد میں کوئی روک درمیان میں حائل ہو جاتی۔ اس دوران حضور انورؒ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا جاتا رہا اور دعائیں ملتی رہیں۔ اس دوران دو جگہوں کے بارہ میں بات بھی پکی ہو گئی، مرکز سے منظوری بھی مل گئی لیکن مالک خود ہی فروخت سے انکار کر دیتے۔

امید اور ناامیدی کا سفر جاری رہا۔ سال ۲۰۰۲ء میں ایک بہت ہی مناسب جگہ نظر آئی جو ہماری ضروریات کے لحاظ سے اور Location کے لحاظ سے بہت ہی مناسب تھی۔ یہ ایک چار منزلہ عمارت تھی جو تعمیر کے مراحل سے گزر رہی تھی ابھی صرف چھت مکمل ہوئی تھی۔ ہر منزل پر تین بڑے بڑے ہال تھے اور حسب ضرورت ان کی تعمیر ہو سکتی تھی۔ فوری طور پر امیر جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو مطلع کیا گیا جو تشریف لائے اور ان کی موجودگی میں مالک کے ساتھ سودا طے ہو گیا۔ معاہدے پر دستخط ۲۵ رمارچ ۲۰۰۲ء کو ہوئے۔ اس طرح ۱۹۹۹ء سے مشن کے لئے تلاش کا سفر اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ

یہ مشن ہاؤس ایک معروف شاہراہ پر واقع ہے۔ بس اور ٹرام کا سٹاپ بہت قریب ہے اور آبادی کے ساتھ ہی واقع ہے یہ جگہ ان جگہوں سے بہت ہی بہتر ہے جو پہلے ہم خریدنا چاہتے تھے۔

مکرم ابراہیم بیچ صاحب (Ibrahim Besic) صدر جماعت احمدیہ بوسنیا کی نگرانی میں باقی کام مکمل ہوا جس پر کئی ماہ لگ گئے۔ یکم مارچ ۲۰۰۳ء سے ہم اس نئے سنٹر میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اس میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نماز کے لئے ہال، وضو کرنے کی علیحدہ علیحدہ جگہ، ایک بڑی لائبریری، ایک بڑا ہال، مہمانوں کی رہائش گاہ، مبلغ کا گھر، خادم مسجد کے لئے رہائش اور چار دفاتر شامل ہیں۔ ہال مسجد کے نیچے ہے اور مسجد کے اوپر لائبریری ہے۔ جلسہ وغیرہ کے موقع پر ان جگہوں کو بھی نماز کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ سنٹر ہمارے لئے بہت بابرکت فرمائے اور کثرت سے سعید روحوں کو ہدایت کا سامان ملے۔ اور ہم جو پروگرام یہاں کریں اللہ تعالیٰ اس میں برکت کا سامان رکھے۔ آمین

(نوٹ: جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں اس سینٹر کے نام کے لئے درخواست کی گئی تو آپ نے اس کا نام "مسجد بیت السلام" تجویز فرمایا۔ عجیب اتفاق ہے کہ ہماری خواہش تھی کہ حضور یہی نام رکھیں لیکن حضور کی خدمت میں خود نام تجویز کرنے کی جرأت نہ ہو سکی لیکن خدائی تصرف کے تحت یہی نام رکھا گیا۔)

بوسنیا کی اسلامی مملکت میں مسجد بیت السلام کا ایک خوبصورت منظر

تجنید مکمل کریں

تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس کی تجنید مکمل کر کے جلد مرکز میں ارسال کریں۔ اسی طرح جملہ مبلغین و معلمین حضرات سے گزارش ہے کہ نو مبائعین کی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کا قیام اور تجنید کی تکمیل کے سلسلہ میں تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

صدقہ ۔ عقیقہ ۔ قربانی

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صحت مند بکرا صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کروانے کیلئے کم از کم -/1800 (اٹھارہ صد) سے لیکر -/2000 (دو ہزار) روپے تک خرچ ہوتے ہیں۔ آئندہ جو احباب مرکز سلسلہ قادیان میں صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ کم از کم 2000/1800 تک روپے مرکز کو روانہ کریں۔ تا اُنکی خواہش کے مطابق صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کا انتظام کروا کر مستحقین میں تقسیم کروایا جا سکے۔

(مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893